BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226018

UNIVERSAL
LIBRARY

وللّٰه علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا

# زاد السبیل الی الخلیل

در مطبع حیدری سنه ۱۲۸۹ھ طبع گردید

Checked 1965
CHECKED 1951
Checked 1975

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شکر حق نعتِ محمد مصطفٰے
ہان مگر اظہار اپنے عجز کا
بندۂ عاجز سے ہو کیونکر ادا
سب سے بہتر ہی بقول مرتضٰے

امابعد عرض کرتا ہی بندۂ سراپا گناہ محمد سعد اللہ عفا اللہ عنہ ما جناہ و وفقہ لما یحبہ و یرضاہ کہ یہہ فقیر بتوفیق الٰہی سے سن بارہ سے ستر ہجری مین حج کے ارادے سے جب قصبہ دھولیہ تک پہنچا یاران ہم دم و رفیقان راسخ قدم نے التماس کیا کہ مناسک حرمین کو زبان اردو مین لکھنا چاہیے اور مسائل حج اور عمرے اور زیارت کی عبارت عام فہم مین بیان فرمائیے تا ناواقفونکو ہدایت اور حجاج کو اعانت ہو لہذا اس عاجز نے اوسی شب مین لکھنا شروع کیا اور باوجود دروا روی اور بے سامانی اور مرض اور ناتوانی کے عین سفر بحر و بر مین کچھہ کچھہ لکھتا رہا الحمد للہ کہ ہنوز بندر منگلے تک نہین پہنچا تھا کہ یہہ رسالہ بتوفیق ایزدی تمام ہوا لہذا اس رسالے کا زاد السبیل الی دار الخلیل نام ہوا حق تعالےٰ اپنے فضل سے مصعد قبول پر پہنچائی اور اس فقیر کو مع دوستان ہم سفر کے حج مبرور نصیب فرمائی اور اس رسالے مین ایک مقدمہ اور دو مقصد ہین مقدمے مین تین فصلین ہین

**فصل اوّل مین حج کی فرضیت کا بیان ہی** یقین کرنا چاہئے کہ حج مثل نماز
روزے زکوٰۃ کے فرض عین اور ارکان اسلام سے ہی حق تعالیٰ سورہ آل عمران میں فرماتا
ہی وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا اور خدا کی بندگی کے لئے فرض
ہی لوگون پر قصد کرنا خانہ کعبے کا جو طاقت رکھتا ہو اوسکے گھر کی طرف راہ چلنے کی اس
حکم کو حق تعالیٰ نے کمال تاکید کیواسطے صورت خبر مین بیان فرمایا جیسے کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ ورنہ
مقصود حقیقت مین امر ہی کہتے ہین جب یہہ آیت نازل ہوئی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سب قومونکو جمع کرکے یہہ حکم سنایا مسلمانون نے مانا اور یہود نصاری مجوس صابئین
مشرکین ان پانچ فرقون نے نمانا تب حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ
غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ اور جو نمانے پس اللہ بے پرواہی سارے عالمون سے یعنے جو اس حکم کو
بجا نلائے اور انکار کرے وہ کافر ہی اور اللہ کو کسیکی عبادت کی طرف حاجت نہین
الحاصل اس عبادت سے کچھ اللہ کا بھلا نہین ہوتا مان کرنیوالے کو خوبی حاصل ہوتی ہی
نکرے تو اپنی خوبی کھو کر آپ برا بنتا ہی اور سورہ حج مین حضرت ابراہیم کی طرف خطاب ہی
وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ
اور پکار دے ای ابراہیم لوگون کو حج کے لئے آوینگے تیرے پاس پیادے اور سوار
اوپر اونٹنیون دبلی کے کہ آوینگے ہر راہ دور سے حضرت ابراہیم نے عرض کیا مَا یَبْلُغُ صَوْتِیْ
نہین پہنچیگی آواز میری ارشاد ہوا عَلَیْکَ الْاَذَانُ وَعَلَیْنَا الْبَلَاغُ تیرا کام پکارنا ہی پہنچا دینا
ہمارا ذمہ ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام پر کھڑے ہوئے وہ اتنا اونچا ہوا کہ سب پہاڑون
سے بلند ہوگیا تب پکارا یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ قَدْ بَنٰی لَکُمْ بَیْتًا وَکَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ
فَاَجِیْبُوْا رَبَّکُمْ. ای لوگو خبردار تحقیق پروردگار تمہارے نے بنایا تمہارے
لئے گھر اور فرض کیا تمپر حج پس قبول کرو حکم پروردگار اپنے کا تب بولا ہر شخص کہ اوسکے نصیب
مین حج کرنا تھا اپنے باپ کی پیٹھ یا ماکے پیٹ سے لَبَّیْکَ اَللّٰہُمَّ لَبَّیْکَ کہتے ہین جسنے ایکبار

١ مقام اور حجر اسود دونون بہشتی پتھر ہین کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے طوفان کے خوف سے ابوقبیس پہاڑ پر چھپا رکھے تھی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ بنانے لگے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے انکا نشان بتایا تب ان دونون کو ابوقبیس سے نکال لائے ١٢ منہ

سکے

جواب دیا وہ ایک حج کریگا جسنے کئی بار جواب دیا وہ کئی حج کریگا جواب کے موافق اور جسنے
جواب ندیا وہ محروم رہیگا اس آیت سے بھی فرضیت حج کی ثابت ہی اسواسطے کہ جب حق
تعالی قرآن مجید مین کسی ورشریعت کا حکم بیان کرے اور نسخ نفرمائی وہ حکم ہمپر بھی لازم
ہوتا ہی اور اگر اس آیت کے مخاطب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہون چنانچہ بعضی مفسرین
نے لکھا ہی تو فرضیت بے تکلف ظاہر ہی عبد اللہ بن عباس فرماتے ہین سب سے پہلے یمن
والون نے جواب دیا لہذا یمن کے لوگ اکثر حج کرتے ہین او صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ فرمایا سرور کائنات علیہ وعلی آلہ الصلوات نے بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی
خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ
اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ بنیاد اسلام کی اوپر پانچ چیز کے ہی ایک گواہی
اس بات کی کہ نہین ہی کوئی معبود بحق سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد بندے اور رسول اوسکے
ہین دوسری ٹھیک پڑھنا نماز کا تیسری دینا زکوٰۃ کا چوتھی حج پانچوین روزے رمضان کے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج ارکان اسلام سے ہی مثل نماز روزے کے پس جو قدرت پاکر
حج نکرے اس کا اسلام پورا نہین کیونکہ ہر چیز بغیر اپنے جمیع ارکان کے ناتمام ہی اور جامع
ترمذی مین حضرت علی رض سے روایت ہی کہ فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ مَّلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا
جو مالک ہوا توشے اور سواری کا کہ پہنچائے اوسکو بیت اللہ تک اور وہ حج نکرے پس فرق
نہین اوسپر کہ مرے یہودی یا نصرانی یعنے اوسکا مسلمان اور یہودی اور نصرانی ہونا برابر
ہی یہہ اسواسطے فرمایا کہ یہود و نصاری حج کے قائل نہین اس حدیث سے بھی فرضیت حج
کی ثابت ہی اسواسطے کہ جس فعل کے نکرنے پر وعید وارد ہوتی ہی اوسکا کرنا لازم ہوتا ہی صاحب
ترمذی لکھتے ہین کہ یہہ حدیث غریب ہی لیکن مخفی نرہے کہ یہہ حدیث اور سند سے بھی وارد ہی
چنانچہ مسند دارمی مین ابی امامہ سے اسطرح منقول ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ

مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو منع نکرے حج کرنے سے کوئی حاجت ظاہری یا بادشاہ ظالم یا مرض روکنے والا پس وہ موا اور حج نکیا تھا پس وہ مرے چاہے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر الغرض حج کی فرضیت ان آیتون اور حدیثون سے مثل اور ارکان کے ثابت ہی مگر حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہی صحیح مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے مین فرمایا یَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ اے لوگو فرض کیا گیا ہی تمپر حج پس حج کرو پس عرض کیا ایک مرد نے آیا ہر سال فرض ہی یا رسول اللہ پس چپ رہے آپ یہانتک کہ اوسنی وہی بات تین بار کہی تب فرمایا اگر کہتا مین ہان بے شک واجب ہو جاتا ہر سال اور البتہ طاقت نرکھتے تم ادا کرنیکی اور مسند احمد اور نسائی اور سنن دارقطنی مین عبد اللہ بن عباس کی روایت سے اسقدر زائد ہی وَالْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ تَطَوُّعٌ اور حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہے پس جو زائد کرے وہ نفل ہی اور سنن ابوداؤد مین ابن عباس رض سے مروی ہی کہ آن حضرت نے فرمایا مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ جو قصد حج کا رکھتا ہو وہ شتابی کرے یعنے جس سال مین اوسپر فرض ہوا اوسی سال مین بجا لائے یا سفر کرے مکے کی طرف اور یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام مالک کا مگر امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک فی الفور واجب نہین اور یہہ اختلاف اس صورت مین ہی کہ ظن غالب سلامتی کا ہوا اور جو ظن غالب ہلاک کا ہو مرض یا بڑہاپی کے سبب سے تو بالاتفاق فی الفور واجب ہی اور پہلی حالت مین اگر قبل مرنے کے حج کیا تو ادا واقع ہوا اور گناہ بھی جاتا رہا سب کے نزدیک اور اگر بدون حج کرنیکے موا تو بالاتفاق گنہگار رہا

اور اثر اختلاف کا یہہ ہی کہ فور واجب کہنے والوں کے نزدیک دیر کرنیوالا فاسق مردود الشہادۃ ہی نہ تراخی والونکے نزدیک لیکن استطاعت بالاتفاق شرط ہی مستطیع سے مراد ہی مسلمان آزاد عاقل بالغ صحیح البدن قادر زاد و راحلے پر سوائے حاجت اصلی کے حج کے مہینون مین یا بر وقت سفر حجاج کے اوسکے وطن سے بشرط امن راہ کے پس غلام مجنون معتوہ کم عقل لڑکے پر فرض نہین لہذا اگر لڑکا پہلے بالغ ہونیکے اور غلام پہلے آزاد ہونیکے حج کریگا اگرچہ اجازت مولا کی ہو حج فرض اوس سے ساقط نہوگا بلکہ بعد بلوغ و آزاد ہونیکے بشرط استطاعت اور حج لازم آئیگا اور وہ پہلا نوافل سے شمار کیا جائیگا اور ایسے ہی اپاہج لولے اندھے عاجز مفلوج بیمار شیخ فانی پر کہ قدرت سواری پر اپنی آپ ٹھہرنیکی بدون مشقت عظیمہ کے نرکھتے ہون امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب نہین نہ خود آنپر نہ انکی مال پر کہ اور سے حج کرائین یا مرتے وقت وصیت کرین اور صاحبینؒ کے نزدیک انکے مال پر واجب ہی کہ اور سے حج کرائین اور راحلے پر قادر ہونیکے یہہ معنی ہین کہ مالک ہو خود سواری کا یا کرایہ کر لے سکتا ہو پس عاریت اور اباحت سے قدرت راحلے پر ثابت نہین ہوتی اور مراد قادر ہونے سے زاد پر سوائے حاجت اصلی کی یہہ ہی کہ ورائے ادائے قرض کے اگرچہ مہر بی بی کا ہو اور سوائے خرچ گھر اور خادمون اور اثاث البیت اور نفقہ عیال وغیرہ کی اپنے گھر پھر آنے تک کا خرچ موافق کھانے پہننے سواری وغیرہ کی رکھتا ہو پس اگر گھر اسکے رہنے سے زائد ہو کہ کرایہ کو دیتا ہو یا لباس یا کتابین دین کی حاجت سے زائد ہون یا کتابین طب و نجوم وغیرہ کی ہون اگرچہ اونکی طرف حاجت ہو یا لونڈی غلام جن سے خدمت نلیتا ہو اسکو لازم ہی کہ اونکو بیچ کر حج کرے اور اگر کسیکے پاس گھر لونڈی غلام نہین مگر نقد اسقدر ہی کہ اس سے حج کرے یا گھر مع سامان کے مول لے اس صورت مین بھی اسکو حج کرنا چاہئے اور حج کی راہ مین سوار ہو کر جانا بہتر ہی تا وقت ادا کرنے حج کے قوت بخوبی باقی رہے اور اگر باوجود قدرت کے پیادہ چلے گا تو بھی جائز ہی اور طاقت کو زائد چلنا بہتر ہی خصوصاً ملک عرب مین مگر امام مالک کے نزدیک

استطاعت مین قدرت سواری پر ضرور نہین صحت اور قدرت پیادہ چلنے کی کافی ہی اور جو مکے کے اطراف مین تین دن کی راہ سے کمپر رہتے ہین اگر پیادہ چل سکتے ہون سواری انکے لئے شرط نہین مگر زاد ضرور ہی پس جو لوگ بغیر زاد راحلے کے راہون دور دراز سے مانگتے کھاتے حج کو جاتے ہین نہایت برا کرتے ہین کہ نفل کے حاصل کرنیکے واسطے بھیک مانگنے مین گرفتار ہوتے ہین بلکہ اکثر یہہ لوگ نماز وغیرہ ضروریات دین کے بھی پابند نہین ہوتے حالانکہ نماز کا مرتبہ حج سے زائد ہی نقل ہی کہ ایک شخص نے امام احمد حنبلؒ سے پوچھا کہ میرا ارادہ ہی کہ محض اللہ پر توکل کرون اور بے سامان حج کو جاؤن فرمایا جا لیکن اکیلا قافلے کے ساتھ نجانا اوسنے کہا تہا تو نہین جا سکتا فرمایا تو اللہ پر توکل نہین کرتا قافلے کے مال پر توکل کرتا ہی ایسے ہی جب حضرت شبلیؒ حج کو چلے ری کے فقیرون نے آکر کہا ہم بھی اللہ پر توکل کرکے آپکے ساتھ چلینگے کہا چلو بشرطیکہ توشہ ساتھ نلو سوال نکرو کوئی کچھ دے تو قبول نکرو تیسری شرط مین اونکو عذر ہوا حضرت شبلیؒ نے فرمایا تمکو خدا پر توکل نہین لوگون کے توشے پر توکل ہی صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ یمن کے لوگ بغیر خرچ لئے حج کو آتے تھے اور آپکو متوکل ٹھہراکر مکے والون کو ستاتے تھے حق تعالی نے انکے حق مین یہہ آیت نازل فرمائی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى اور توشہ ساتھ لیا کرو اسواسطے کہ بہتر فائدہ توشے کا بچنا ہی سوال کرنے سے اور مراد زاد راحلے سے موافق عادت ہر شخص کے ہی مثلا ایک شخص ہمیشہ گوشت کھاتا ہی دال نہین کھاتا اگر قدرت گوشت پر نہین رکھتا تو وہ مستطیع نہین و علی ہذا القیاس حال سواری کا سمجھ لینا چاہئے اور امن راہ سے یہہ مراد ہی کہ غالب اوسمین سلامت ہو اگرچہ احیانا کسی پر آفت بھی پہنچ جائے بر و بحر اسمین برابر ہین اور اسی پر فتوی ہی چنانچہ در مختار برہان قنیہ عالمگیری وغیرہ مین مذکور ہی فقیہ کرخیؒ سے کسینے پوچھا کہ قوم قرامطہ کے خوف سے کہ جنگل مین رہتے ہین حج ساقط ہی فرمایا جنگل آفت سے خالی نہین ہوتا مثل کم ہونے پانی کے شدت گرمیکی چلنی لوونکی یعنے ایسی

آفت کے احتمال سے استطاعت باطل نہین ہوتی اور ابوبکر اسکاف نے جو سن تین سو چھبیس
مین فتوی عدم امن طریق کا دیا غا اس زمانے مین لوٹ مار قطاع الطریق غالب تھی
برہان مین لکھا ہی اگر احتمال سلامت وہلاک دونون برابر ہون تو بھی امن راہ نہین یہہ
سب شرطین مرد کیواسطے ہین عورت کے لئے اگرچہ بڑھیا ہو سوائے آن شرطون کے دو شرطین
اور ہین ایک خالی ہونا عدت سے دوسری ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم جوان متقی کا بغیر جبر
کے محرم وہ شخص ہی کہ جسکے ساتھہ کبھی نکاح جائز نہین قرابت یا رضاعت یا مصاہرت سے
مسلمان ہو یا کافر بندہ ہو یا آزاد اور زاد راحلہ محرم کا عورت پر لازم ہی اور بعد اس استطاعت
کے شوہر کی اجازت کی حاجت نہین پر یہہ شرط اس حالت مین ہی کہ مکے تک تین دن کی
راہ سے کم ہو اور اگر سفر تین دن سے کم ہو تو اکیلا جانا عورت کا جائز ہی محرم کی حاجت
نہین ظاہر الروایت یہی ہی اور ایک روایت مین ابوحنیفہ اور ابویوسف سے عورت کو
سفر ایک دن کا بھی بغیر شوہر یا محرم کے نہین چاہیئے ملا علی قاری شرح منسک مین لکھتے
ہین بمقتضائے فساد اس زمانیکے فتوی اسی روایت پر چاہیئے امام شافعی مالک کے نزدیک
ہمراہ ہونا نیک بخت عورتون کا بھی مع دیندار مردونکے قایم مقام شوہر یا محرم کے ہی
اور اجازت شوہر کی بھی شرط ہی **فصل دوسری مین فضائل حج اور عمرہ کی** مذکور
ہین صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ
الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک گناہ بخشواتا ہی
اور حج مبرور کی جزا نہین مگر جنت حج مبرور کہتے ہین حج مقبول کو اوسکی علامت یہہ ہی
کہ حاجی آپکو گناہون سے بچائے اور حج اوسکا محض خدا کے واسطے ہو ریا فخر وغیرہ کا کچھ دخل
نہو اور بعضی محدثین کہتے ہین اگر حج کرنیوالیکے افعال و صفات بعد حج کے پہلے سے بہتر
ہو جائین تو حج اوسکا مقبول ہی والا نامقبول اور دوسری روایت ابوہریرہ سے صحیحین مین
اس طرح سے مذکور ہی کہ جسنے خدا کے لئے حج کیا اور عورتون سے خواہش کی بات چیت

نکی اور ساتھ والونسے گالی گلوچ جھگڑا نکیا وہ پھرتے وقت ایسا پاک ہوا کہ گویا اوسی دن
اوسکی ماں نے جنا جامع ترمذی مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ سرور عالم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تَابِعُوا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الذُّنُوْبَ وَالْفَقْرَ
کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ساتھ کرو حج اور عمرہ کو واسطے کہ یہہ دونو
دور کرتے ہین گناہون اور محتاجی کو جیسی دور کرتی ہی بھٹی میل لوہیکو اور سونے چاندیکو اور
اوسی کتاب مین مذکور ہی جسنے طواف کیا کعبے کا سات پھیرے گا اوسکو اللہ تعالی بدلے ہر
طواف کے ثواب آزاد کرنے دس بردیکا اولاد حضرت اسماعیل سے اور جسنے سعی کی صفا مروہ
مین ثابت رکھیگا اللہ قدم اوسکے پل صراط پر اور عدۃ الانابہ مین مذکور ہی سات طواف
ایک عمرے کے برابر ہین اور فاکہی ابوہریرہ سے نقل کرتے ہین کہ آن حضرت نے فرمایا حج وعمرہ
کرنیوالے مہمان ہین اللہ کے اور زیارت کرنیوالے اوسکے ہین اگر اوس سے کچھ مانگین تو دیتا ہی
مغفرت چاہین تو بخشتا ہی دعا مانگین تو قبول کرتا ہی شفاعت کرین تو مقبول ہوتی ہی
اور جو للہ دین ایک ایک کے بدلے لاکھ لاکھ کا ثواب ملیگا قسم ہی اوس ذات کی جسنے نبی
کیا ہی مجکو بحق ایک درم اوسسے بھاری ہی تمھارے اس پہاڑ سے اور اشارہ کیا پہاڑ
ابوقبیس کیطرف اور عدۃ الانابہ فی اماکن الاجابہ مین مذکور ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مَنْ خَرَجَ یَوْمَ هٰذَا الْبَیْتَ مِنْ حَاجٍّ اَوْ مُعْتَمِرٍ زَائِرًا کَانَ مَضْمُوْنًا عَلَی اللّٰهِ اِنْ رَدَّهُ
رَدَّهُ بِاَجْرٍ وَغَنِیْمَةٍ وَاِنْ قَبَضَهُ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ یعنے جو نکلے قصد کرکے اس گھر
کا حج کرنیوالے یا عمرہ لانے والے سے ہی ذمہ اللہ کا اگر اوسکو پھیرے پھیر دے مزدوری اور
غنیمت کے ساتھ اور اگر اوسکی روح قبض کرے داخل کرے اوسکو جنت مین اور ابو الفضل
کرمانی اپنی منسک مین لکھتے ہین کہ انس رض عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا سرور عالم صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو سوار مکے کی راہ مین آتے جاتے بخشتا ہی حق تعالی اوسکے پہلے گناہ اور
نکھولا جائیگا اوسکا دفتر حساب کا اور نہ تولے جائینگے اوسکے اعمال اور داخل ہوگا

جنت مین بغیر حساب و عذاب کے اور ایک روایت مین آیا ہی ملیگا اوسکو ثواب حج وعمرہ
کرنیوالیکا قیامت تک بعضی کتابون مین روایت ہی کہ پیدا کریگا اللہ اوسکے لئے ایک
فرشتہ کہ حج کرتا رہیگا اوسکے واسطے قیامت تک اور اسمعیل اوغانی نخبۃ الایضاح مین
لکھتے ہین رزین سے روایت ہی کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا بہتر دنون سے وہ عرفہ
ہی جو جمعے کے دن پڑے اور اسدن کا حج بہتر ہی اور دونون کی ستر حج سے
اور عرفہ حجۃ الوداع سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی جمعی کے دن واقع ہوا تھا بلکہ
اوسدن یہود ونصاری مجوس مشرکین کی بھی عید تھی شاید اسی حدیث کے سبب سے
جس حج مین عرفہ جمعے کے دن پڑتا ہی لوگ اسکو حج اکبر کہتے ہین فی الواقع اس حج
کا بڑا ثواب ہی لیکن قرآن مجید مین حج اکبر سے مراد یہہ نہین ہی بلکہ عین حج مراد ہی
اور احتراز ہی حج اصغر سے کہ عمرے کو کہتے ہین اور حاکم اور بیہقی سے روایت ہی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین حاجی سوار کی اونٹنی کے لئے ہر قدم کے سونیکیان
ہین اور ہر قدم حاجی پیادہ کے لئے سات سونیکیان ہین نیکیون حرم سے لوگون نے
پوچھا یا رسول اللہ نیکیان حرم کی کیا ہین فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہی یعنے ایک
نیکی مکے مین لاکھ نیکی کے مثل ہی ایک رکعت لاکھ رکعت کے برابر ایک نفلی۔ روزہ لاکھ
روزے کے برابر ایکدرم للہ دینا لاکھ درم کے برابر اور حدیث معتبر مین وارد ہی
کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنِ اعْتَمَرَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ عُمْرَةً فَكَاَنَّمَا حَجَّ
مَعِیَ حَجَّةً جسنے مہینے رمضان مین عمرہ کیا پس گویا اوسنے ایک حج کیا میرے ہمراہ اور
سنن ابن ماجہ مین عباس بن مرداس سے روایت ہی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے عرفات پر آخر روز عرفیکے حاجیان امت کے گناہ معاف ہونیکے لئے دعا
کی حکم ہوا بخشا مینے ہر گناہ مگر حق العباد حضرت نے عرض کیا اگر تو چاہے مظلوم
کو جنت دے اور ظالم کو بخشے کچھ جواب نملا جب مزدلفے مین آکر صبح کو پھر دعا

کی توقبول ہوئی حضرت ہنسنے لگے اصحاب نے عرض کیا آپ ایسی جگہ ہنستے نہ تھے فرمایا
دشمن خدا ابلیس نے جو معلوم کیا کہ دعا میری مقبول ہے تو خاک سر پر ڈال کر واویلاہ
یاثبوراہ پکارنے لگا یہان سے فضل وعظمت حج کی معلوم کرنی چاہئے کہ بخشا جانا حق
العباد اور مظلوم کا سوائے حج کے کسی اور عبادت کی طفیل نہین ہوسکتا اور حدیث شریف
مین وارد ہی اَعْظَمُ النَّاسِ ذَنْبًا مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ فَظَنَّ اَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَغْفِرْ لَہٗ بڑا گنہگار
لوگون مین وہ شخص ہی جو عرفے کے دن عرفات پر ٹھہرے پس گمان کرے کہ اللہ
نے اوسکو نہین بخشا اور امام حسن بصری اپنے رسالے مین لکھتے ہین کہ صحف آدم
علیہ السلام مین حق تعالی فرماتا ہی کہ حج کے دن آٹھ لاکھ حاجی آتے ہین اگر کم ہوتے
ہین تو فرشتون کو بھیج کر آٹھ لاکھ پورے کر دیتا ہون اور ستر ہزار فرشتے ہر روز
واسطے طواف کعبے کے بھیجتا ہون تفاسیر مین لکھا ہی کہ سارے نبیون نے پیادہ پا
حج کیا ہی اور حضرت آدم علیہ السلام نے سراندیپ سے پیادہ جا کر چالیس حج کیے
ہین کہتے ہین جب حضرت آدم حج کو چلے فرشتون نے کہا یا آدم بُرَّ حَجُّكَ فَاِنَّا
حَجَجْنَا قَبْلَكَ بِاَلْفَيْ عَامٍ ای آدم اچھا کرا اپنا حج کہ تحقیق ہمنے حج کیا ہی تجھسے پہلے دو
ہزار برس **فصل تیسری مین طریقہ سفر حج کا اور کیفیت رخصت**
**ہونیکی وطن سے** مذکور ہی جو حج کا ارادہ کرے اوسپر لازم ہی نیت
خالص محض خدا کیواسطے کرنی یعنے جسمین ریا و افتخار و سیر و گلگشت و تجارت
مدنظر نہو ہان اگر مقصد اصلی حج اور تجارت بالعرض ہو تو مضایقہ نہین حق تعالی
فرماتا ہی لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ نہین ہی تمپر گناہ کہ چاہو
تم زیادتی پروردگار اپنے سے شان نزول اس آیت کی یہہ ہی کہ اسلام سے
پہلے ایام حج مین بازار عکاظ و مجنہ و ذوالمجاز مین لوگ خرید فروخت کیا کرتے
تھے اور یہی اونکی معاش تھی جب اسلام نے رونق پکڑی مسلمانون نے تجارت

مین تامل کیا تب یہہ آیت نازل ہوئی یعنی حج کے ساتھہ اگر نفع تجارت کا بھی تلاش کرو تو کچھ
گناہ نہین اور چاہیئے توبہ نصوح کرنا سب گناہون سے اور ادا کرنا قرض کا اور پہنچانا امانتون
کا اور عفو کرانا حقوق العباد کا جہان تک ہو سکے اور راضی کرنا دشمنونکا کہ قبول ہونا
توبہ کا اوسیپر موقوف ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ تَوْبَةَ
عَبْدٍ حَتّٰی یُرْضِیَ الْخُصَمَاءَ وَاِذَا اَرْضٰی خُصَمَاءَہٗ رَضِیَ یَقْبَلُ اللّٰہُ تَوْبَتَہٗ وَصَوْمَہٗ وَصَلٰوتَہٗ
وَدِرْھَمٌ وَاحِدٌ یُرَدُّ فِی الْخُصَمَاءِ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ عِبَادَةِ اَلْفِ سَنَةٍ نہین قبول کرتا ہی اللہ
توبہ بندیکی یہان تک کہ راضی کرے اپنے دشمنونکو پس جب راضی ہوئے دشمن راضی ہوتا
ہی اللہ اور قبول کرتا ہی توبہ اوسکی اور روزہ اوسکا اور نماز اوسکی اور ایک درم
جو حق دشمنون مین دیا جائے بہتر ہی اوسکے لیے عبادت ہزار برس سے اور واجب
ہی مہیا کر دینا نفقہ عیال و اولاد کا اور جسکا نفقہ اوسیپر واجب ہی اپنے پھرنے تک ان لوگون
سے ہرگز بیخبری نکرے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُّضَیِّعَ
اَھْلَہٗ کافی ہی آدمیکو گنہگار ہونے مین ضائع کرنا اپنی اہل کا اور راضی کرنا چاہیئے والدین کو
اور جنکی اطاعت اور نفقہ اوسپر واجب ہی اور والدین اگر محتاج اوسکی خدمت کے ہون
تو اونکو اس حالت مین چھوڑ جانا مکروہ ہی مگر والدین اگر حج فرض کو مانع ہون تو انکا کہنا
نمانے مانن نفل حج سے اونکی خدمت و اطاعت بہتر ہی اور والدین نہون تو دادا دادی
کو مثل اونکے سمجھنا چاہیئے اور لکھنا چاہیئے وصیت کا کسی امین کے نام تا حقوق العباد
اور حقوق اللہ جو اسکے ذمہ پر ہون اوسکے بعد ادا کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہین لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّبِیْتَ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَةٌ
تَحْتَ رَاْسِہٖ نہین حلال ہی کسیکو جو ایمان لائے اللہ اور پچھلے دن پر کہ سوئے دو رات مگر
اوس حالمین کہ وصیت اوسکی لکھی ہو نیچے سر کے یعنے لکھکر سرہانے رکھہ چھوڑے
اور نماز و دعائے استخارہ پڑھے جیسے حصن حصین وغیرہ مین مذکور ہی واسطے اختیار کرنے

وقت وراہ کے نہ واسطے اصل سفر کے کہ محتاج استخارہ کا نہین استخارہ تین یا سات مرتبہ کرے
اور مسواک سرمہ سلائی آئینہ کنگھی سوئی تاگا مقراض چھری اور ستر اعصا وضو کا برتن
ساتھ لینا مستحب ہی اور جمعرات یا پیر کے دن سفر کرے اور پہلے سفر کرنے سے احکام
حج وغیرہ کے معلوم کرلے اور وطن سے ایسا رخصت ہو جیسا دنیا سے آخرت کو جاتا ہی
اور گھر سے باہر آنیکے پہلے سات محتاج کو کچھ دے اور دو رکعت نماز نفل ادا کرے
پہلی رکعت مین قل یا ودوسری مین قل ہو اللہ اور بعد سلام کے یہہ دعا پڑھے اللّٰھمّ انت
الصّاحب فی السّفر والخلیفة فی الاھل والمال والولد والاصحاب والاخوان احفظنا
وایّاھم من کلّ اٰفة وعاھة اور جب دہلیز پر پہنچے سورۂ انا انزلنا اور یہہ دعا پڑھے
بسم اللہ توکّلت علی اللہ ولا حول ولا قوّة الّا باللہ بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی
اللّٰھمّ بک انتشرت والیک توجّھت وبک اعتصمت وعلیک توکّلت اللّٰھمّ
زوّدنی التّقوی واغفر لی ذنوبی ووجّھنی للخیرات اینما توجّھت اور جب باہر نکلے یہہ
دعا پڑھے اللّٰھمّ انّی اعوذ بک من ان اضلّ او اضلّ او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل
علیّ بسم اللہ توکّلت علی اللہ لا حول ولا قوّة الّا باللہ العلیّ العظیم اللّٰھمّ وفّقنی لما تحبّ
وترضی واعصمنی من الشّیطان الرّجیم اور آیة الکرسی اور سورۂ اخلاص و معوذتین پڑھ کر پھر
سات مسکین کو کچھ دے اور سب سے رخصت ہو کر دعا چاہے اور کہے استودع اللہ
دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم اور رخصت کرنیوالے کہین فی حفظ اللہ وکنفہ زوّدک
اللہ التّقوی وجنّبک عن الرّدی اور کشتی جہاز مین سوار ہونیکے وقت کہے بسم اللہ
وما قدروا اللہ حقّ قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمة والسّموٰت مطویّات بیمینہ
سبحانہ وتعالی عمّا یشرکون بسم اللہ مجریھا ومرسٰھا انّ ربّی لغفور رّحیم اور دعائین
سفر کی حصن حصین وغیرہ مین دیکھکر عمل مین لاوے اور حج کے لئے مال حلال طیّب جمع
کرے مال حرام سے حج قبول نہین ہوتا مستطاع ابن العمادین روایت ہی کہ فرمایا سرور

عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی حج کرتا ہی مال غیر حلال سے اور کہتا ہی لبیک حق تعالی
فرماتا ہی لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ وَحَجُّكَ هٰذَا مَرْدُوْدٌ عَلَيْكَ یعنے لبیک پکارنا تیرا
مقبول نہین اور یہہ حج تیرا رد کیا گیا ہی تجھہ پر مگر مال مشتبہ سے فرض ساقط ہو جاتا ہی پس جسکے
پاس مال مشتبہ ہو وہ قرض لیکر حج کرے اور اپنے مال مشتبہ سے قرض ادا کرے اور اس قدر
مال لینا چاہئے کہ اپنے رفیقون ضعیفون کو بھی وسعت کے ساتھہ کفایت کرے اور اگر
سواری کرایہ کی ہو تو اپنا بوجہ سواری والے کو دکھا دے یا وزن اوسکا بیان کردے
اور بغیر اوسکی رضامندی کے زائد نکرے نقل ہی کہ ایک شخص عبد اللہ بن مبارک کے
پاس ایک خط کسیکے پاس پہنچا دینکو لایا اونھون نے فرمایا ابھی اپنے پاس رکھہ مین اونٹ
والے سے پوچھ لون اور ہر منزل مین بقدر طاقت کچھہ خیرات کرتا جاوے سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے لوگون نے پوچھا نیکی حج کی کیا ہی فرمایا اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ کھانا کھلانا
اور نرمی سے بات کہنا پس اپنے ساتھہ والون سے خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش
آئے اور جھگڑے سخت گوئی سے بچے اور راہ مین پانی پر اور سودا سلف کی خریدنے مین لوگون
سے دھکا پیل نکرے اور تند شروئی اور بدمزاجی سے دور رہے کہ آن حضرت ارشاد فرماتے
ہین مَا مِنْ ذَنْبٍ اِلَّا وَلَهٗ تَوْبَةٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سُوْءِ الْخُلُقِ فَاِنَّهٗ كُلَّمَا تَابَ عَنْ ذَنْبٍ
عَادَ فِيْمَا هُوَ شَرٌّ مِّنْهُ نہین ہی کوئی گناہ مگر اوسکے لئے توبہ ہی الا جو گناہ بدخلقی سے ہو اسواسطے
کہ جب توبہ کرتا ہی کسی گناہ سے پڑتا ہی اوس سے بدتر مین اور اپنے رفیق کی ایسی خاطرداری
کرے کہ اوسکے لئے اپنے سے بہتر چیز تجویز کرے نقل ہی کہ ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم ایک اصحاب کیساتھہ ایک جھاڑی مین داخل ہوئے وہانسے دو مسواکین تراشین
اون مین سے جو سیدھی تھی اصحابی کو دی ٹیڑھی آپ رکھے اصحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
احق ہین سیدھی مسواک کے لئے ارشاد فرمایا مَا مِنْ صَاحِبٍ يَّصْحَبُ صَاحِبًا وَلَوْ سَاعَةً مِّنْ
نَهَارٍ اِلَّا يُسْئَلُ عَنْ صُحْبَتِهٖ هَلْ اَقَامَ فِيْهِ حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ اَضَاعَهٗ نہین کوئی یار

بیٹھنے والا کہ پاس بیٹھے اگرچہ ایک ہی لحظہ ہو دنسے مگر پوچھا جائیگا اوسکے صحبت سے کہ آیا
بجالایا اوسمین حق اللہ تعالیٰ کا یا ضائع کیا اور مستحب ہی کہ شرکت کسیکی کھانی وسواری وغیرہ
مین نکرے تا نزاع واقع نہو اگرچہ رفیق راضی ہو اور رفیق صالح عاقل موافق المزاج سفر آزمودہ
راغب الخیر شر سے بچنے والا کہ اپنا قریب ناتیوالا نہو ساتھ لے اور جوان صفات کا عالم ملے تو
سبحان اللہ کیا کہنا ہی دین کی باتین خصوصاً حج اور عمرے کے مسائل اوسسے سیکھتا جائے
اور کتا اور گھنٹا ہمراہ رکھنا مکروہ ہی اور جو اپنے گھر سے بغیر زاد وراحلے کے نکلا ہو اسکو
(یعنے گھڑیال جو بجتا ہی ۱۲)
برا نکہے بلکہ جو میسر ہو تو دے نہین تو جواب نرم کہے اور دعا اعانت کی اوسکے حق مین کرے

**مقصد پہلی مین حج اور عمرے کا بیان ہی اور اوسمین دس فصلین ہین اور ایک خاتمہ**

**فصل اوّل مین معانی حج عمرے افراد قران تمتع کی اور متعلقات اونکے مذکور ہین**

حج کہتے ہین احرام باندہ کر عرفات پر ٹھہرنے اور طواف زیارت کرنے کو اوقات معین مین
اور عمرہ کہتے ہین احرام باندہ کر طواف کعبہ اور سعی صفا مروہ مین کرنے کو عمرے مین طواف
قدوم اور طواف وداع نہین ہوتا حج مین دونون ہوتے ہین مگر پہلا سنت دوسرا واجب
ہی اور حج بالاتفاق فرض ہی مگر عمرہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک سنت ہی اور
امام شافعی کے مذہب مین عمرہ بھی فرض ہی افراد کی معنی تنہا کرنا حج کا اسطرح پر کہ عمرہ
اوس سال مین نکرے یا بعد ایام حج یا قبل شوال کے کرے یا تنہا کرنا عمرے کا اسطور
سے کہ اوس سال مین حج نکرے یا کرے لیکن عمرہ پہلے شوال سے یا بعد ایام حج کے ادا کرے
اور تمتع کی معنی احرام باندہ کر عمرے کے افعال کرنا حج کے مہینون مین اور پہلے جانے
سے وطن مین قبل احلال یا بعد اوسکے احرام باندہ کر حج بھی کرنا لیکن اگر قربانی ساتھ لی ہو
(خارج ہونا احرام سے ۱۲)
اوسکو حج سے پہلے حلال ہونا جائز نہین اور قران کی معنی جمع کرنا حج اور عمرے کا اور ادا
کرنا دونون کا حج کے مہینون مین ایک احرام سے یا داخل کرنا احرام حج کا احرام
عمرے مین پہلے طواف عمرے سے یا داخل کرنا احرام عمرے کا احرام حج مین پہلے پھرنے

کے عرفات سے لیکن اخیر صورت مین گنہگار رہوگا پس تمتع مین دو احرام دو تلبیہ ایک سفر مین لازم ہین اور قران مین یک احرام ایک تلبیہ ایک حلق سفر واحد مین چاہئے اور قران و تمتع مین قربانی واجب ہی خواہ میقات سے ساتھ لی ہو یا نہین اور قارن پر ایک جنایت کے دو جزا لازم آتے ہین مفرد و متمتع پر ایک مگر جو متمتع کہ احرام عمرے سے خارج نہو کر احرام حج کے بعد جنایت کرے وہ حکم قارن کا رکھتا ہی افراد اور قران کے نام کی وجہ ظاہر ہی اور تمتع کے نام رکھنے کی وجہ یہہ ہی کہ متمتع فائدہ لے سکتا ہی ممنوعات احرام سے درمیان احرام عمرے اور حج کے برخلاف قارن کے کہ اگر وہ بعد عمرے کے مثلا سر منڈا لے تو اوسپر قربانی لازم آئیگی اور آفاقیکو افراد و قران و تمتع ہر ایک روا ہی اور مکی کو قران و تمتع نہین چاہئے اگر کرے تو اوسپر دم لازم آئیگا تحقیق یہی ہی آفاقی کہتے ہین اوس شخص کو جو میقات سے باہر رہتا ہو اور مکی سے مراد امام ابو حنیفہ کے نزدیک جو آفاقی نہو خواہ خاص مکے کا رہنے والا ہو یا عین میقات پر یا میقات کے اندر مکے کی جانب رہتا ہو اور امام مالک کے نزدیک خاص مکے کا رہنے والا مراد ہی اور امام شافعی کے نزدیک مکے کا رہنے والا اور جو مکے سے بعد سفر شرعی کا نرکھتا ہو ایک ہی حکم رکھتا ہی **فصل دوسری مین بیان ہی وقت اور مکان احرام باندھنے کا** وقت احرام عمرے کا آفاقیکے لئے تمام سال ہی مگر عرفہ اور عید کا دن اور ایام تشریق پانچ دن مین مکروہ تحریمی ہی اور مکی کو سوائے حج کے مہینون کے تمام سال وقت عمرے کا ہی اور حج کے مہینون مین عمرہ کرنا مکروہ ہی اگر قصد حج کا رکھتا ہو ورنہ مکروہ نہین اور مکان احرام باندھنے کے آفاقیکو عمرے اور حج کے لئے پانچ مشہور ہین ہر ایک کو میقات کہتے ہین مدینے والونکے لئے ذو الحلیفہ اوسکو عوام آبار علی کہتے ہین وہان کئی کوئے ہین درمختار مین لکھا ہی وہ مقام مکے سے دس منزل مدینے کے جانب ہی اور فتح الباری مین مذکور ہی کہ ایک سو اٹھانوین میل ہی اور مدینے سے چار یا چھہ میل کا فاصلہ رکھتا ہی اور :

سید سمہودی تاریخ مدینے مین لکھتے ہین کہ مین نے ماپ کر معلوم کیا کہ باب السلام مسجد
نبوی سے دہلیز مسجد الشجرۃ تک کہ ذوالحلیفہ مین وہان سے احرام باندھتے ہین اونتیس ہزار سات
سو ساڑھے بتیس گز کا تفاوت ہی اور میقات مصر اور شام اور مغرب والون کا اگر مدینے
کے طرف سے آوین تو وہی ذوالحلیفہ ہی اور اگر تبوک کی راہ سے گذرین تو جحفہ ہی اور وہ
زمانۂ سابق مین ایک بستی تھی رابغ کے پاس مکے سے پانچ منزل جسکے بیاسی میل تھے
اور مدینے سے سات منزل لیکن اب وہ مقام ویرانہ ہی اوسکا نشان بالیقین معلوم نہین
ہوتا لہذا اب احرام رابغ سے باندھتے ہین کہ وہ جحفہ سے کچھ مقدم ہی اور وہ ایک وادی ہی
کہ وہان ایک بستی بن گئی ہی اور میقات نجد والون کا قرن ہی اور وہ ایک پہاڑ ہی گول
اور چکنا جیسے انڈا طائف کے پاس مشرف نہر عرفات پر مکے سے دو منزل جسکے پچاس میل گنتے
ہین اور میقات اہل یمن اور تہامہ اور ہندوستانیون کا کہ یمن سے گذرتے ہین یلملم ہی اور وہ
ایک پہاڑ ہی دو منزل مکے سے جسکے بتیس میل ہین بالفعل اوسکو سعدیہ کہتے ہین اور میقات اہل
عراق یعنے بصری کوفی خراسان وغیرہ کا ذات عرق ہی اور وہ ایک بستی تھی مکے سے بیالیس
میل پر جسکو دو منزل شمار کرتے تھے پھر وہ بستی زمانۂ سابق مین ویران ہو کر مکے کے طرف
آبسی تھی اسواسطے بہتر عراقیونکے لئے یہہ ہی کہ وادی عقیق سے کہ وہ ایک یا دو منزل ذات
عرق سے مقدم ہی احرام باندھین ان میقاتون مین ذوالحلیفہ سب سے دور ہی اور یلملم سب
سے قریب پس جو اور کوئی ان میقاتون پر گذرے یا دو میقات کے درمیان مین سے اوسکا
حکم بھی اونہین میقات والونکا ہی پس احرام عین ان میقاتون پر باندھے اگر خود انپر سے گذرے
والا انکی سیدہ پر سے اگر معلوم ہو اور کئی میقات مین سے جو دور ہو وہان سے اور اوسکے سیدہ
باندھنا بہتر ہی اور جو سیدہ معلوم نہو تو دو منزل پر سے احرام باندھے اسواسطے کہ کوئی
میقات دو منزل سے کم نہین لہذا جدے سے جانے والے علی الخصوص دریا مین یلملم کے سامنے
سے کہ جہاز والے بتا دیتے ہین احرام باندھتے ہین اور جتنے میقات ہین اونکی اول حد احرام

باندھنا چاہیئے تا سامنے میقات پر محرم گذرے مگر جس جگہہ روایت ہین تعیین مقام کے وارد ہی
وہین سے احرام باندھے جیسے ذو الحلیفہ مین مسجد الشجرہ سے اور احرام باندھنے مین ان میقاتون
سے آگے بڑھنا درست نہین پہلے سے باندھنا جایز ہی بلکہ بہتر یہہ ہی کہ اپنے گھر سے باندھ کر
آئے اگر جانے کہ ممنوعات احرام سے بچ سکون گا ورنہ میقات پر باندھنا بہتر اور وقت احرام
حج کا تمام مہینا شوال ذیقعد کا اور دس دن ذی الحجہ کی ہین امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس سے
پہلے مکروہ ہی امام شافعی کے نزدیک ہرگز جایز نہین اور جو آفاقی مکے یا حرم مین جانے کو
میقات پر گذرے اوسپر احرام باندھنا حج یا عمرے کا اور بجالانا ایک ان دونون مین سے واجب
ہی امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگرچہ مالدار نہو خواہ قصد حج و عمرے کا رکھتا ہو یا تجارت وغیرہ
کے لئے جاتا ہو اور امام شافعی کے نزدیک اگر اور کام کو جاتا ہو سوائے حج و عمرے کے تو اوسپر
احرام حج یا عمرے کا واجب نہین لیکن میقات پر رہنے والا یا میقات سے اندر رہنے والا یا
مکی جو کسی کام کو باہر نکلکر پھر میقات پر سے گذرے اور ہر ایک انمین سے مکے یا حرم مین جانے
کا قصد رکھتا ہو جب تک نیت حج یا عمرے کی نکرے گا بالاتفاق اوسپر احرام باندھنا اور حج
اور عمرہ کرنا لازم نہین اور مکان احرام حج کا مکی کے لئے تمام حرم ہی مگر مسجد الحرام بہتر
ہی خصوصًا میزاب کے نیچے اور مکان احرام عمرے کا زمین حل کی ہی مگر تنعیم بہتر ہی
خصوصًا مسجد عائشہ رضہ اور آفاقی جب مکے مین داخل ہوکر احرام سے خارج ہوا وہ بھی حکم مکی
کا رکھتا ہی اگرچہ نیت اقامت کی نکرے ایسا ہی حال ہی میقات یا حل والے کا اگر کسی
کام کو بغیر احرام باندھنے کے مکے مین آیا ہو **فصل تیسری مین ذکر ہی احرام کا** ::
احرام کے دو کپڑے ہوتے ہین ایک تہمد جس سے نیچے کا بدن چھپاتے ہین دوسری چادر
جس سے اوپر کا بدن ڈھکتے ہین تہمد اکثر متوسط آدمیونکے لئے پانچ ہاتھ کا لنبا اور ناف
سے گھٹنون کے نیچے تک کا چوڑا اور چادر چہ ہاتھ کی لنبی اور کندھون سے تہمد کے
باندھنے کے مقام تک چوڑی کافی ہی اور جو محرم دبلا موٹا چھوٹا بڑا ہوا اپنے موافق

وقت احرام حج کا

مکان احرام کا

کپڑے احرام کے

کھٹا بڑھالے اور اگر دولون کے لئے ایک ہی کپڑا رکھے تو بھی جایز ہی احرام کا کپڑا
سفید نیا بہتر ہی ورنہ دھویا ہوا ہو جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے اول پہنے ہوئے
کپڑے موزے وغیرہ بدن سے نکالے سر کے بال منڈائے اگر عادت ہو ورنہ گل
خیرو اشنان وغیرہ سے دھوئے موچھین ناخن کترائے بغل اور زیر ناف کے بال
دور کرے بدن کو میل کچیل سے نہا دھو کر صاف کرے خوشبو لگاوے خواہ اوسکا جرم
بعینہ بعد احرام کے باقی رہے جیسے مشک ارگجہ یا جاتا رہے جیسے مشک کو گلاب مین گھس
کر لگاوے مگر جسکا جرم اور اثر باقی رہے اوسکو کپڑو نمین نہ لگائے اسی پر فتوی ہی اسواسطے
کہ کپڑا بدن سے کبھی علیحدہ ہو جاتا ہی پس پھر اوڑھنا اوسکا گویا احرام کی حالت مین خوش
بو کا استعمال کرنا ہی بالو نمین تیل ڈالے کنگھی کرے اور یہ غسل واسطے نظافت اور صفائی
کرنے بدن کے ہی لہذا حیض والی عورت اور زچہ اور لڑکے کیو بھی مسنون ہی اوس غسل
مین نیت احرام کی کرے اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو اوسکی بھی نیت کرے جسکو
حاجت نہو اگر وہ وضو پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہی اور اگر بی بی یا لونڈی ساتھ ہو
اور کوئی مانع نہو تو اوس سے صحبت کرنا بھی مستحب ہی تا اوسکا دل حج و عمرے مین
اور طرف نہ بھٹکے بعد اسکے وہ تہمد باندھے اور چادر اوڑھے اکثر فقہ کے کتابون مین
اور حج کے رسالون مین احرام باندھنے مین اضطباع کو مسنون بیان کیا ہی اضطباع
کہتے ہین چادر کی دامن کو داہنے بغل کے نیچے سے نکال کر بائین کندھے پر ڈالنے کو
لیکن ملا علی قاری فرماتے ہین اضطباع خاص طواف مین ہی ورنہ کھولنا کندھے کا
نماز مین کہ مکروہ ہی لازم آئیگا بحر الرائق مین بھی تخصیص طواف کی مذکور ہی اور معمول
اہل مکے کا بھی یہی ہی پھر دو رکعت نفل وقت غیر مکروہ مین احرام کی نیت سے قلیا ایہا الکافرون
قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھے اور اکثر علما بعد قلیا ایہا الکافرون کے یہ آیت پڑھتے ہین ربنا لا تزغ
قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب اور بعد

قل ہو اللہ کے یہہ آیت ربنا اتنا من لدنک رحمۃ وھیئ لنا من امرنا رشدا پھر قبلہ رخ بیٹھے
اور یہہ افضل ہی یا کھڑے ہو کر نیت دلسے کرے اور زبان سے کہے اللّٰہم انی ارید الحج
فیسرہ لی وتقبلہ منی اگر ارادہ حج کا کرے بعضے کہتے ہین اتنا اور کہے واعنی علیہ وبارک
لی فیہ نویت الحج واحرمت بہ للہ تعالیٰ اور جو عمرے کا قصد کرے تو یون کہے اللّٰہم انی ارید العمرۃ فیسرھا
لی وتقبلہا منی واعنی علیہا وبارک لی فیہا نویت العمرۃ واحرمت بہا للہ تعالیٰ اور قران کرنا
چاہے تو کہے اللّٰہم انی ارید العمرۃ والحج فیسرہما لی وتقبلہما منی واعنی علیہما وبارک لی فیہما
نویت العمرۃ والحج واحرمت بہما للہ تعالیٰ اور تمتع کے لئے بالفعل نیت عمرے کی کافی ہی آگے چل کر
بعد عمرے کے نیت حج کی بھی کرے پھر بعد نیت کے پکارے لبیک اللّٰہم لبیک لبیک
لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک اس سے
کم نکرے زاید کہے تو بہتر ہی مثلا کہے لبیک الٰہ الخلق لبیک غفار الذنوب لبیک
وسعدیک والخیر کلہ بیدیک والرغباء الیک پھر درود پڑھے پست آواز سے
جو بعد التحیات کے پڑھتے ہین پھر جو چاہے سو دعا مانگے اور دعاے ماثور یہہ ہی اللّٰہم
انی اسألک رضاک والجنۃ واعوذبک من غضبک ومن النار اور یہہ دعا بھی
مستحب ہی اللّٰہم احرم لک شعری وبشری ولحمی ودمی من النساء والطیب
وکل شیئ حرمتہ علی المحرم ابتغی بذلک وجہک الکریم اور مستحب ہی لبیک کے ساتھ
تعیین کرنی عمرے یا حج یا دونون کی اسطرح لبیک بعمرۃ یا لبیک بحج یا لبیک بعمرۃ وحج لبیک کہنے
کے وقت یہہ شخص محرم ہو گیا اور تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید اور جو ذکر اللہ کی عظمت پر دلالت کرے
حکم لبیک کا رکھتا ہی محرم ہونے مین جیسا قربانی لے چلنے کے وقت ساتھ نیت کے
محرم ہو جاتا ہی اگرچہ لبیک وغیرہ زبان سے نکہے بغیر ان دو چیزون کے محرم نہین ہوتا
قربانی سے مراد اونٹ اونٹنی گائے بیل کہ اوسکے گلے مین علامت کے لئے نعل یا ٹکڑا نعل
کا یا توشہ دان یا دستہ اوسکا یا داڑھی کسی درخت کی باندھتے ہین یا جھول پہناتے ہین

یا اونٹ کی کوہان مین بائین طرف زخم کرتے ہین تو اوسسے خون بہے مگر امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک
یہہ مکروہ ہی اگر خوف سرایت کرنے زخم کا ہو پس ہر نماز کے بعد اور اوٹھتے بیٹھتے چڑھتے اوترتے
صبح شام ہوتے سوتے جاگتے راہ پر مڑتے تارون کے ڈوبتے نکلتے ٹوٹتے لوگون سے ملاقات
کرتے الغرض ہر تغیر کے وقت لبیک باواز بلند پکارتا رہے مگر اتنا نہ چلائے جس سے گلا پڑ جائے
اور جب کہنے تین بار برابر کہے اگرچہ فرض فقط ایک بار ہی کہنا ہی مگر مسجد مین بہت زور سے نکہے
پس عمرے مین شروع طواف سے اور حج مین شروع رمی اول سے لبیک کہنا موقوف کرے

فصل چوتھی مین بیان ہی اون چیزونکا جنکا احرام مین کرنا حرام ہی اور

اکثر اون چیزون مین جزا لازم آتی ہی عورت سے اگرچہ اپنی بی بی یا لونڈی ہو صحبت کرنا
رغبت سے بات چیت کرنا ہاتھ لگانا خواہش سے آنکھہ بھر کر دیکھنا فسق و فجور کرنا جھگڑنا
غصہ کرنا ساتھہ والون خدمتگارون دنیا کے معاملہ کے ہونیوالون پر مگر غصہ دین کی بات پر اور امر
بالمعروف و نہی عن المنکر منع نہین سارے بدن پر سے کسی جگہہ کے بال پورے یا ادھورے
دور کرنی ناخن کترانی یا کترنی اپنے یا غیر کے مگر وہ بال جو آنکھہ کے اندر نکلے اوسکا
دور کرنا جایز ہی سیا ہوا لباس پہننا یا بنا ہوا یا بنا یا ہوا اسطرحکا کہ اکثر بدن یا بعض عضو کا
احاطہ کرے اور کام کرنے مین اپنے آپ یا اکثر بدن پر ٹھہرا رہے سیا ہوا جیسے کرتہ جبہ
انگرکہہ جامہ نیمہ فرغل عبا قبا ٹوپی پاپیجامہ موزے وغیرہ بنا ہوا جیسے دستانے جرابین بنی جوڑ
کا کرتہ یا پیجامہ وغیرہ بنا یا ہوا جیسے خود بارانی نمدیکا جبہ کرتہ ٹوپی کہ ایک ڈال ہوا اور مراد پہننے
سے پہننا معتاد ہی پس اگر جیسے عبا کو کندھون پر ڈالے اور آستینون کو نہ پہنے یا ایک آستین
پہنے یا پاپیجامہ اوڑھے تو جایز ہی مگر ترک بہتر ہی ڈھانکنا سر کا یا گالون کا کسی کپڑے سے
چادر مین گھنڈی تکمہ لگا کر باندھنا ڈھانکنا کعب کا موزون جرابون جوتیون وغیرہ سے
سر اور منہہ پر پٹی باندھنا اگرچہ مرض کی جہت سے ہو پہننا اوڑھنا رنگین کپڑیکا جو کسم یا
زعفران یا ورس یا اور کسی خوشبودار چیز مین رنگا ہو لیکن اگر بعد رنگ کے دھو ڈالا ہو یا

بہت مستعمل ہو کہ اوس سے خوشبو نہ آتی ہو تو جایز ہی پہننا اوڑھنا بخور دیئے ہوئے
کپڑا یا خوشبو لگانا بدن مین یا کپڑون مین اگرچہ چھونا ہو خوشبو مین ہاتھ ڈالنا کہ ہاتھ
مین جرم اوسکا لگ جائے خوشبو کپڑے کے کنارے مین باندھنا سوائے عود کے خوشبو دار
چیز کا کھانا جیسے دارچینی الایچی لونگ سونٹھ کھانا اوس طعام پکے کا جسمین خوشبو مخلوط
ہو اور اوسکی بو غالب ہو اور یہی حال ہی پینے کی چیز کا مہندی لگانا بالون یا بدن مین
بالونکو گل خیرو اور مثل اوسکے سے دھونا تیل ملنا بالونکو گوند وغیرہ سے جمانا جانور صحرائی
کا شکار کرنا یا پکڑنا یا روک رکھنا یا بتانا یا اشارہ کرنا یا اعانت شکار پر کرنی جیسے تیر
کمان چھرے وغیرہ دینا یا ہانکنا ایک جانب سے دوسرے جانب کو انڈا یا پر یا بازو یا پاؤن اوسکے
توڑنا یا اوسکا گوشت پکانا یا بھوننا یا دودھ دوہنا یا بیچنا یا خریدنا یا کھانا بدن کا سطح
پر کہ بال اس سے ٹوٹ جائے یا جون مرجائے جونکا بدن کپڑے سے مارنا یا دور کرنا
یا مارنے کے لئے کسیکے حوالے کرنا بشرطیکہ مار ڈالے یا کپڑیکو واسطے دور ہونے یا مرجانے
جونکے دھوپ مین ڈالنا یا دھونا یا غیر سے کہنا تو جونکو اوسکے بدن کپڑے سے مارے
یا دور کرے یا بتانا یا اشارہ کرنا لیکن غیر کی جون یا زمین پر گری ہوئی کو مارنا جایز ہی
درخت حرم کو سوائے گھاس اذخر کے قطع کرنا یا چرانا **فصل پانچوین مین مکروہات احرام
کا بیان ہی** کہ اون پر جزا لازم نہین آتے دور کرنا میل کا بدن سے کھولنا بالونکا
کنگھی کرنا سر کے بالون یا داڑھی مین کھجانا زور سے داڑھی یا سر کا یا باقی بدن کا جسسے
خوف ہو بال ٹوٹنے یا جونکے مرنیکا باندھنا چادر کا گردن پر چھپانا سر یا منھہ کا پردہ کعبے
سے اسطرح پر کہ سر یا منھہ پر لگ جائے اوڑھنا قبا عبا جبے پوستین لبادی وغیرہ کا کندھو
بغیر پہننے دونون آستینون یا ایک آستین کی گرہ باندھنا چادر یا تہمد کے ایک کنارے کو
دوسرے کنارے سے یا دونون کنارونکو ملا کر کانٹا یا سوئی چبھونا یا ڈوری وغیرہ سے باندھنا
یا تہمد چادر کے دو پاٹ سیکر یا پیوند لگا کر باندھنا اوڑھنا سیاہ و زرد نیلہ کپڑا بغیر خوشبو دار

پہننا سونگھنا خوشبو کا یا ہاتھ لگانا بشرطیکہ جرم ہاتھہ مین لگ نہ رہے سونگھنا ریحان اور
میوون اور بوٹیون خوشبودار کا بیٹھنا گندھی کے پاس یا اوسکے دوکان پر خوشبو سونگھنے
کے لئے پٹی باندھنا سوائے سر منہہ کے کسی اور عضو پر بغیر مرض کے ڈھانکنا ناک یا ٹھڈی کا
کپڑے سے مگر ہاتھہ سے ڈھانکنا مکروہ نہین اور جو کھانے کی چیز پکی مین خوشبو ملکر مغلوب
ہوگئی ہو اگرچہ اوسمین سے بو آتی ہو اوسکا کھانا پینا او تکیہ پر پیشانی رکھکر اولٹا سونا

**فصل چھٹی مین مباحات احرام کا بیان ہے** غسل کرنا واسطے طہارت اور دور
کرنے غبار و گرمی کے حمام کرنا غوطہ لگانا پانی مین کپڑا دھونا واسطے طہارت کے نہ زینت کے
لئے انگوٹھی پہننا تلوار پر تلی مین لٹکانا اگرچہ پر تلا ریشمی یا چمڑ بکار سیا ہوا ہو ہتیار باندھنا لڑنا
دشمن دین سے ہمیانی باندھنا اگرچہ سی ہوئی ہو سر یا منہہ کو گھر کے یا دیوار اور پہاڑ اور محمل
اور عماری اور خیمہ اور چھتری کے سایہ مین رکھنا سرمہ لگانا بغیر خوشبو کا آئینہ دیکھنا::
مسواک کرنا داڑھہ اوکھاڑنا ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹنا فصد لینا پچھنی لگانا بغیر دور کرنے
بالونکے ختنہ کرنا دمل کا قطع کرنا عضو شکستہ کی اصلاح کرنی پٹی باندھنا کرتے کو چادر کی
طرح اوڑھنا یا اوسکا تہمد باندھنا پگڑی کو کمر پر لپیٹنا بغیر گرہ لگانے کے چادر کے دونون
کونے تہمد مین کھونسنی قبا عبا پوستین لبادی کا اپنے اوپر ڈالنا بغیر داخل کرنے کندھون کے
یا الٹ کر اوڑھ لینا سر یا منہہ کا تکیہ پر رکھنا سر یا منہہ پر ہاتھہ رکھنا اپنا یا غیر کا جوتی یا موزہ
کٹا ہوا یا کھڑاؤن پہننا جس سے کعب نہ چھپے ڈھانکنا ڈاڑھیکا نیچے ٹھڈیسے اور کانون
گردن ہاتھون کا بلکہ تمام بدنکا سوائے سر منہہ کے اوٹھانا سر پر لگن تغار دیگچی طباق
رکابی گون بوریا ذہنی تختی صندوق چارپائی شبری کا مگر کپڑون کی گٹھری یا رضائی
توشک لحاف وغیرہ نہ اوٹھائے کھانا گوشت شکار صحرائی کا کہ اوسکو غیر محرم نے شکار و ذبح
کیا ہو زمین حل مین بدون شرکت محرم کے کسی طرح کی شرکت ہو شکار کرنا مچھلی کا کھانا::
اوس طعام پکے کا جس مین خوشبو پڑی ہو مطلقاً یا کچے کا جسمین خوشبو ملکر معلوم نہوتی ہو

کھانا گھی چربی روغن زیتون تل کے تیل کا اور جو روغن کہ اوسمین خوشبو ہو تیل لگانا زخم یا پانی
مین کاٹنا درخت گھاس کا زمین حل سے خوشک ہو یا نہ شعر پڑھنا جس مین کچھ بری بات مذکور
ہو نکاح کرنا اصالۃً یا نیابۃً ذبح کرنا اونٹ گائے بکری مرغی بطخ کا کھجانا سہج مین انگلیون
سے بغیر ناخن کے یا داڑھی یا بالون مین یا باقی بدن مین اگر خوف ہو جونکے مرنے جھڑنے بال
کے ٹوٹنے کا ورنہ زور سے کھجانا بھی جایز ہی اگرچہ دو ڈُڑسے پڑجائین خون جھنک آئے
بیٹھنا گندھی کے پاس یا اوسکے دوکان پر بغیر نیت خوشبو سونگھنے کے مارنا خادم کا ادب سکھلانے
کیواسطے جب بے ادبی کرے مارنا کوّے مردار خوار اور نا پاکی کھانیوالے چیل سانپ
بچھو چوہے چچڑی بھیڑیے گیدڑ پروانے مکھی چونٹی چھپکلی زنبور پسّو ساہی مچھر کھٹمل اور درندون
موذی حملہ کرنیوالون کا حل وحرم مین مگر جونکا مارنا اس لئے جایز نہین ہی کہ وہ پیدا ہوتی ہی
بدن کے میل سے پس مارنا دور کرنا اوسکا گویا اپنے بدن کپڑے کو صاف کرنا ہی میل سے

**فصل ساتوین مین طریقہ ادا کرنے عمرہ کا مذکور ہی** طریقہ عمرے کا یہہ ہی جو آفاقی
سوائے مہینے شوال اور ذی قعدہ اور دس دن ذی الحج کے میقات پر سے گذرے وہ فقط
عمرے کا احرام باندھے اور جو ان مہینون مین اوسکا گذر میقات پر ہو تو وہ عمرہ کی نیت
سے یا نیت قران یا تمتع سے احرام باندھ کر لبیک کہتا ہوا جیسا پہلے مذکور ہو چکا ہی مکے
کے طرف چلے جب زمین حرم مین پہنچے طاقت رکھتا ہو تو پیادہ ننگے پانو ہو لے اور جیسا قیدی
گنہگار بادشاہ قہار کے سامنے جاتا ہی کمال انکسار و آہستگی و وقار و توبہ واستغفار کے
ساتھ قدم اوٹھائے اور یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ
وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ
اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ پھر لبیک کہے
اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہکر درود پڑھے اور دعا مانگے اپنے والدین اور
اوستادون اور ناتیوالون اور دوستون اور تمام مسلمانون کے واسطے پھر اگر مدینے کے

طرف سے گذرے غسل کرے واسطے داخل ہونے مکے کے کوئی ذی طوی پر کہ اوسپر
اب قبہ بن گیا ہی اور اگر عراق کی جانب سے گذرے غسل کرے بیر میمونہ پر کہ بطحائے
مکے مین برابر جبل نور کے واقع ہی اور اور طرفون مین جہان پانی قریب مکے کے پائے
غسل کرکر بہتر یہی ہی کہ اونکو مکے مین داخل ہو ثنیۃ کدا کے طرف سے جو بلندی کے طرف
جنۃ المعلا کے دروازے کے پاس ہی بعضے کہتے ہین جو مکے سے عمرہ لانے کے واسطے
تنعیم کو جائے تو وہ پھرے مکے کے پستی کے جانب ثنیۃ کدا کے طرف سے جو دروازہ
شبیکہ پر واقع ہی بالفعل اکثر مکے مین اسیطرف سے داخل ہوتے ہین جب شہر
مکہ معظمہ پر نظر پڑے یہہ دعا پڑھے اللّٰهمّ اجعل لي بها قرارًا وارزقني بها حلالًا
پھر جب پہنچے مقام مدعٰی پر جہان سے پہلے کعبہ نظر آتا تھا ٹھہرے اور جو چاہے سو
دعا مانگے مگر بہتر یہہ دعا ہی ربنا اٰتنا في الدنيا حسنة وفي الاٰخرة حسنة وقنا
عذاب النار اللّٰهمّ إني أسألك من خير ما سألك نبيك محمد صلى الله عليه
وسلم وأعوذ بك من شر ما استعاذ منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم
پھر لبیک کہتا ہوا دعا پڑھتا ہوا ممکن ہو تو سیدھا مسجد الحرام مین جائے نہین
اسباب اپنا محفوظ جگہہ مین یا کسیکے پاس چھوڑکر بدون کپڑے بدلنے مکان کرایہ
لینے کھانے پینے کے مسجد الحرام کے طرف چلے جب پہنچے باب بنی شیبہ پر جسکو بالفعل
باب السلام کہتے ہین کمال عاجزی سے داہنا پاؤن بڑھائے اور لبیک کہکر پڑھے
بسم الله والحمد لله والصلوٰة على رسول الله اللّٰهمّ افتح لي أبواب رحمتك وادخلني
فيها اللّٰهمّ إني أسألك في مقامي هذا أن تصلي على سيدنا محمد
عبدك ورسولك وأن ترحمني وتقيل عثرتي وتغفر ذنوبي وتضع عني وزري
جب نظر خانۂ کعبہ پر پڑے ہاتھ اوٹھاکر کہے الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا إله
إلا الله والله أكبر اور جو چاہے سو دعا مانگ کر ہاتھ منہہ پر پھیرے کہ دعا اسوقت

مقبول ہوتی ہے پھر چلے حجر اسود کیطرف یہہ دعا پڑھتا ہوا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ
مِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيْفًا
وَمَهَابَةً وَزِدْ مَنْ تَعْظِيْمِهٖ وَتَشْرِيْفِهٖ مِنْ حَجِّهٖ وَعُمْرَةٍ تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيْفًا وَمَهَابَةً
پس واہنا کندھا اپنا مقابل بائین کونے حجر اسود کے رکھے اور تمام بدن اپنا بائین
طرف چھوڑ کر نیت طواف کی کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ
الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ پھر سامنے حجر اسود کے آکر کانون
تک ہاتھ اوٹھا کر کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
پھر دونون ہاتھ حجر اسود پر رکھکر بیچ مین بوسہ دے اگر بغیر ایذا دینے کسی کے ممکن
ہو اسکو استلام کہتے ہین اور مستحب ہی منہہ پیشانی کا رکھنا اور چومنا تین بار پھر کہے
اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ
اور چاہیے اوس دعا کو بھی بوسہ دینے سے پہلے پڑھے اور جو بوسہ دینا ممکن نہو تو
ہاتھ کو اوسپر لگا کر چومے یہہ بھی نہو سکے تو لاٹھی وغیرہ کو چھوا کر چومے اگر یہہ بھی
نہو سکے تو دونون ہاتھ اوسکے طرف اوٹھا کر کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى اور یہہ سمجھ کر کہ گویا ان دونون ہاتھون
سے مینے اوسکو چھو لیا ہاتھون کو چومے پھر اضطباع کئے ہوئے رمل کرتا ہوا اپنے
طرف کو چلے اضطباع کے معنی پہلے گذرے رمل کہتے دونون کندھون کو ہلاتے
ہوئے اکڑتے اتراتے چھوٹے چھوٹے قدم رکھکر جلد جلد چلنا جیسے پہلوان دنگل مین
سپاہی معرکہ مین کرتے ہین اور رمل اگر ازدحام کی جہت سے نہو سکے تو ٹھہر جائے
جب لوگ کم ہون تب بجا لائے اور ابتدائے طواف سے لبیک کہنا موقوف کرے
جب ملتزم کے مقابل آئے یعنے درمیان حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے پہنچے کہے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
جب دروازیکے مقابل آئے کہے اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُكَ وَهٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُكَ
وَهٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا الْمَقَامُ مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ
بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جب رکن عراقی
کے سامنے پہنچے یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ
وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور جب میزاب
کے مقابل پہنچے یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ
وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِیْ بِكَاسِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً
لَا اَظْمَاءُ بَعْدَهَا اور جب رکن شامی کے پاس پہنچے کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا
وَّسَعْیًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ
اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ جب رکن یمانی پر پہنچے استلام کرے اور ترک بھی
جایز ہے بعضے کہتے ہین استلام رکن یمانی یہی ہے کہ دونون ہاتھون یا ایک ہاتھ
سے اوسکو مس کرے اور ازدحام ہو تو اوسکا بدلا نہین اشارے وغیرہ سے اسی
روایت پر عمل ہے اور جب درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے پہنچے پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا
فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پھر حجر اسود کے پاس
آکر استلام بطور سابق کرے اور یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ بِرَحْمَتِكَ وَاَعُوْذُ
بِرَبِّ هٰذَا الْحَجَرِ مِنَ الدَّیْنِ وَالْفَقْرِ وَضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ یہہ ایک پھیرا ہوا
اوسمین حطیم کو شامل کرے اور رمل فقط تین پھیر تک مسنون ہے چار باقی مین نہین

اور ہر پھیرے میں استلام حجر اسود کا کرنا چاہئے اور اگر اول و آخر استلام پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے ان سات پھیرے کا نام ایک طواف ہے پھر مقام ابراہیم کی طرف چلے یہہ آیت پڑھتا ہوا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وہاں دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں قل یا دوسری میں قل ہو اللہ احد یہہ دو رکعتیں حنفی مذہب میں واجب ہیں اور بعد نماز کے یہہ دعا جو حضرت آدمؑ نے مانگی تھی پڑھے

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَعْطِنِي سُؤْلِي وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرِضًى بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

کہتے ہیں جب حضرت آدم نے یہہ دعا مانگی وحی آئی کہ ای آدم تو نے مجھسے ایسی دعا مانگی کہ میں نے قبول کی اور بخشی میں نے گناہ تیرے اور دور کئے تیرے رنج و غم اور ہرگز نہ مانگیگا اس دعا کو تیری اولاد میں سے کوئی تیرے بعد مگر اوسکے ساتھ بھی ایسا ہی کرونگا اور نکالونگا اوسکی محتاجی کو آنکھوں کی راہ سے اور اوسکی تجارت سب تاجروں سے بہتر کرونگا اور آئیگی اوسکے پاس دنیا اور یہہ اوسکو مکروہ جانیگا اور یہہ اوسکو پھیر ندے سکیگا پھر ملتزم پر سینہ اور پیٹ اور داہنا رخسارہ لگا کر دونوں ہاتھ سر سے اوپر سیدھے دیوار پر پھیلا کر یہہ دعا پڑھے

اللّٰهُمَّ يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تَنْزِعْ مِنِّي نِعْمَةً أَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ اللّٰهُمَّ إِنِّي وَقَفْتُ عَلَى بَابِكَ الْعَالِي وَالْتَزَمْتُ بِأَعْتَابِكَ وَأَرْجُو رَحْمَتَكَ وَأَخْشَى عَذَابَكَ اللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِي وَجَسَدِي عَلَى النَّارِ اللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِي عَنْ سُجُودِ غَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِي عَنْ مَسْأَلَةِ غَيْرِكَ اللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ أَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَصْحَابِنَا وَأَحْبَابِنَا مِنَ النَّارِ يَا كَرِيمُ يَا غَفَّارُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ای اللہ ای پانے والے ای بزرگ نہ چھین مجھسے وہ نعمت جو تو نے مجھکو دی ہے ای اللہ میں کھڑا ہوں تیرے بلند دروازے پر اور چمٹا ہوں تیرے دروازے سے اور امیدوار ہوں تیری رحمت کا اور ڈرتا ہوں تیرے عذاب سے ای اللہ حرام کر میرے بال اور بدن کو دوزخ پر ای اللہ جیسا بچایا تو نے میرے منہ کو سجدے سے غیر کے پس بچا منہ میرے کو سوال سے غیر کے ای اللہ ای رب گھر قدیم کے آزاد کر گردنیں ہماری اور گردنیں باپ دادا اور ماؤں ہماری کی اور دوستوں ہمارے کی دوزخ سے ای کریم ای بخشنے والے ای زبردست ای جبار قبول کر ہمسے تو ہی ہے سننے والا جاننے والا

وتب علينا انك انت التواب الرحيم اللهم رب البيت العتيق قني
من النار واعذني من كل سوء واقنعني بما رزقتني وبارك لي فيما اتيتني
وصل على النبي الهاشمي اللهم اغفر ذنوبي لا يغفر الذنوب
الا انت انك غفور رحيم پھر کوئے زمزم پر جاکر قبلہ رخ کھڑے ہو کر تین بار
دم لیکر خوب چھکگر پانی پیے اور آپ ڈول نکال سکے تو نہایت بہتر ہی بچے
ہوئے پانی کو اپنے اوپر ڈالے اور ہر دم لینے کے وقت کعبے کو دیکھے اور ہر
بار پڑھے بسم الله والحمد لله والصلوة على رسول الله مگر پچھلے مرتبہ یہہ دعا
پڑھے اللهم اني اسالك علما نافعا ورزقا واسعا وعملا صالحا وشفاء
من كل داء پھر حجر اسود کا استلام کرے اور باب صفا سے صفا کیطرف جسکو باب
بنی مخزوم بھی کہتے ہین نکلے اور جب مسجد سے باہر چلے تو پہلے بانوان قدم
اوٹھائے اور پہلے پہنچنے سے کہے ابدأ بما بدأ الله به بسم الله الرحمن
الرحيم ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر
فلا جناح عليه ان يطوف بهما ومن تطوع خيرا فان الله شاكر عليم اور صفا
پر چڑہ کر خانہ کعبہ کو باب الصفا کی راہ سے کہ سامنے پڑتا ہی دیکھے اور
اسکے طرف منہہ کئے ہوئے ہاتھ کندھون تک اوٹھائے اسطرح پر کہ
ہتیلیان آسمان کے طرف ہون اور یہہ دعا پڑھے الله اكبر الله اكبر الله
اكبر ولله الحمد الحمد لله على ما هدانا الحمد لله على ما اولانا الحمد لله
على ما الهمنا الحمد لله الذي هدانا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا
الله لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت
وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله وحده
صدق وعده ونصر عبده واعز جنده وهزم الاحزاب وحده لا اله الا الله

[illegible] اپنے بندے کی اور غالب کیا اپنے لشکر کو اور شکست دی گروہون کو اکیلے نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ اکیلا ۱۲

ولا نعبد الا اياه مخلصين له الدين ولو كره الكافرون اللهم انك قلت
وقولك الحق ادعوني استجب لكم وانك لا تخلف الميعاد واني اسألك كما
هديتني للاسلام ان لا تنزعه مني حتى توفاني وانا مسلم سبحان الله والحمد لله
ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اللهم صل
وسلم على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه واتباعه الى يوم الدين اللهم اغفر لي
ولوالدي ولمشايخي وللمسلمين اجمعين والسلام على المرسلين والحمد
لله رب العلمين اور بہت دیر تک وہان ٹھہرا رہے اور یاد الہی اور دعا کرتا رہے
کہ مقام مقبول ہونے دعا کا ہی پھر اتر کر مروہ کیطرف دعا مانگتا ہوا خدا کو یاد کرتا ہوا آرام تمام
چلے جب پہنچے مینار سبز تک جو بائین طرف دیوار مسجد الحرام مین منصوب ہی دوڑے
دوسری مینار تک کہ مقابل ہی حضرت عباس کے گھر کے اور یہہ دعا پڑھے رب اغفر
وارحم وتجاوز عما تعلم انك تعلم ما لا نعلم انك انت الاعز الاكرم واهدني
للتي هي اقوم اللهم اجعله حجا مبرورا وسعيا مشكورا وذنبا مغفورا اللهم
اغفر لي ولوالدي وللمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات
يا مجيب الدعوات ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة
حسنة وقنا عذاب النار پھر دوسری مینار کے بعد سے آہستہ اپنی عادت کے
موافق چلے جب پہنچے مروہ پر جو کچھ صفا پر کیا تھا بجا لائے یہہ ایک گشت ہوا
پھر صفا کی طرف آئے جسطرح گیا تھا یہہ دوسرا گشت ہوا اسیطرح سات بار
پھرے کہ شروع صفا سے ختم مروہ پر ہو ہر بار دونون مینار سبز کے درمیان مین
دوڑے اور یہہ دوڑنا گھوڑے کے دوڑنے سے کم اور رمل سے زائد ہو حنفی مذہب
مین اسمین اضطباع نہین ہی امام شافعی کے مذہب مین ہی پھر روبقبلہ ہوکر
اپنے داہنے جانب سے سر منڈائے یا سر کے بال کترائے چوتھائی یا اوس سے

اے اللہ کر اوسکو حج مقبول اور سعی شکر کی گئی اے اللہ بخش مجکو اور میرے ماں باپ کو اور مسلمان مردون اور عورتونکو اور
ایمان لانے والے مردون اور ایمان لانے والی عورتونکو اے قبول کرنے والے دعاؤنکے اے رب دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور عاقبت مین
بھلائی اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سے ۱۲

کمی زائد

بھی زائد جتنے چاہے تمام سر تک مگر منڈانا بہتر ہے اور عورت بقدر ایک انگشت کے تمام
بالون سے کترائے بعد اوسکے مرد ناخن موچھین کترائے بغل کے بال دور کرے اور
بالون کو دفن کردے اور بالونکے دور کرنے کے وقت یہہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا
هَدَانَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَقَضٰى عَنَّا نُسُكَنَا اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاجْعَلْ لِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ
نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَامْحُ عَنِّيْ بِهَا سَيِّئَةً وَّارْفَعْ لِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ الْعَالِيَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
لِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُحَلِّقِيْنَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اٰمِيْن
پھر مسجد الحرام مین آکر دو رکعت سامنے حجر اسود کے پڑھہ کر احرام اتار ڈالے کہ عمرہ تمام
ہو چکا اور ایسا ہی متمتع کو کرنا چاہئے لیکن اگر وہ چاہے یا اوسکے ساتھہ قربانی ہو تو وہ
احرام باندھے رہے جب وقت حج کا آئے تو دوسرا احرام حج کا باندھے اور قارن
حج تک ایک ہی احرام باندھے رہے **فصل آٹھوین مین طریقہ ادا کرنے حج
کا مذکور ہے** آفاقی اگر اکیلا حج ادا کیا چاہے احرام باندھے جسطرح پہلے گذرا اسکے
سیدھا عرفات کو جائے بضرورت یا بغیر ضرورت کے اوسپر سے طواف القدوم کہ مثل
تحیۃ المسجد کے مسنون ہے ساقط ہوا مگر بدون ضرورت گنہگار ہوگا کہ بہت سنتین اوس
سے جاتی رہین گی چنانچہ آگے مذکور ہونگے والا طواف القدوم بجا لائے جسطرح عمرے مین
گذرا پس اگر طواف کے بعد سعی صفا مروہ مین منظور ہو بلکہ بعد طواف الزیارت کے کہ وہ
مسنون ہے تو اضطباع اور رمل اوس طواف مین نکرے اور اگر اوس لحاظ سے کہ طواف الزیارت
کے دن بہت مناسک ادا کرنی دشوار ہونگے سعی اوسی طواف کے بعد کرنا منظور ہو
اور یہہ بھی جایز ہے تو اضطباع اور رمل بھی کرے جیسا گذرا الحاصل جس طواف کے بعد
سعی ہو اوسمین اضطباع اور رمل چاہئے جیسا طواف عمرے مین اور لبیک کہنا بھی اس
طواف اور سعی مین موقوف نکرے جیسا طواف عمرے مین اول طواف سے موقوف
کرتے ہین تاآن جو حاجی بعد طواف الزیارت کے سعی کرے اوسکو لبیک کہنا صفا مروہ

مین نجاہے بلکہ وہ موقوف کرتاہی پہلے رمی سے جمرۃ العقبہ مین پھر بعد طواف القدوم یا بعد طواف وسعی کے مکے مین اقامت کرے مگر احرام باندھے رہے اور جو چیزین احرام مین منع ہین اون سے بچے اور یہی حکم ہی قارن کا اور اوس متمتع کا جسکے پاس قربانی ہو اور جب چاہے طواف نفل بغیر اضطباع ورمل کے کرتا رہے مگر عمرہ حج کے مہینون مین ادا نکرے کہ وہ مکی ہوگیا پھر ساتوین تاریخ ذی الحج کی امام مسجد الحرام مین بعد ظہر کے ایک خطبہ پڑھتاہی اور اوسمین مناسک حج کے بیان کرتاہی اوسکو سنین اور ترویہ کے دن یعنے آٹھوین تاریخ آفاقی محرم اور جو مکی یا غیر محرم ہو وہ احرام باندھکر بعد نماز صبح کے ہمراہ امام اور لوگونا کے منی کو جائے اور مکی بعد طواف نفل کے احرام باندھے تو بہتر ہی پس اگر اسکے بعد سعی بھی منظور ہو تو اوس طواف مین اضطباع اور رمل کرے اور اگر قصد سعی کا بعد طواف الزیارت کے ہو تو نکرے اور منی مین پہنچکر مسجد خیف کے پاس ٹھہرے ورنہ جہان جگہ پائے سوائے راہ کے اور ظہر سے فجر تک پانچ نمازین وہان پڑھے اور رات بھر لبیک ودعا واستغفار پڑھتا رہے طبرانی اور بیہقی عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہین کہ سنا مین نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہین کوئی مرد وعورت کہ عرفیکی رات منی مین یہہ دعا ہزار بار پڑھے مگر جو مانگے سو پائے وہ دعا یہہ ہی سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْطِئُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْقَبْرِ قَضَاؤُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رُوحُهُ سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ اور صبح کی نماز غلس کے وقت پڑھکر منتظر رہے جب سورج نکلے تب عرفات کو جائے مسجد خیف کی پہاڑ کی راہ سے

پاکی ہی اوس ذات کو جسکا عرش آسمان مین ہی پاکی ہی اوس ذات کو جسکی زمین پا انداز ہی پاکی ہی اوس ذات کو جسکے دریا مین راہ ہی پاکی ہی اوس ذات کو جسکی حکومت آگ پر ہی پاکی ہی اوس ذات کو جسکی رحمت جنت مین ہی پاکی ہی اوس ذات کو جسکا قبر مین حکم جاری ہی پاکی ہی اوس ذات کو جسکے روح پیدا کیے ہوا مین ہی پاکی ہی اوس ذات کو جسنے آسمان کو اونچا بنایا پاکی ہی اوس ذات کو جسنے زمین کو بچھایا نہین ہی پناہ اور نہین نجات اوس سے مگر طرف اوسکے ۱۲ منہ

عرفات کی نام رکھنے کی وجہ یہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسمین معرفت حاصل ہوئی تھی کہ خواب خدا کی اسباب ہی یا جبرئیل علیہ السلام نے معرفت مناسک حج اونکو وہان تعلیم فرماتے تھے یا حضرت آدم وحوا کو آپس مین وہان معرفت حاصل ہوئی تھی ۱۲ منہ

جسکو ضب کہتے ہین اور پھرے راہ مازمین سے کہ مزدلفے اور عرفے کے درمیان ہی اور
نکلتے ہوئے یہہ دعا پڑھے اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَيْرَ غَدْوَةٍ غَدَوْتُهَا قَطُّ وَاقْرِبْهَا مِنْ رِضْوَانِكَ
وَابْعِدْهَا مِنْ سَخَطِكَ اللّٰهُمَّ اِلَيْكَ غَدَوْتُ وَاِيَّاكَ رَجَوْتُ وَعَلَيْكَ اعْتَمَدْتُ
وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ فَاجْعَلْنِي مِمَّنْ تُبَاهِي بِهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَاَفْضَلُ
اور جب نگاہ جبل رحمت پر پڑے دعا مانگے اور تسبیح وتہلیل وتحمید واستغفار وتکبیر پڑھے پھر
عرفات مین مسجد النمرہ کے پاس جسکو مسجد ابراہیم کہتے ہین قیام کرے اور کھانے پینے سے
قبل زوال کے فارغ ہوکر غسل کرے واسطے وقوف عرفات کے کہ سنت موکدہ ہی
تا زوال کے وقت یا پیشتر سے مسجد النمرہ مین جا بیٹھے بعد زوال کے خطبہ سنکر امام کے پیچھے
نماز ظہر وعصر کی ایک اذان دو تکبیر کے ساتھ ظہر کے وقت پڑھے اور ان دونون نمازون
کے درمیان نوافل سنتین نہ پڑھے اور نہ کھائے پیئے جب نماز سے فراغت پائے فوراً عرفات
پر سوائے وادی عرنہ کے جہان چاہے اور جگہہ پائے اونٹ پر سوار ہوکر روبقبلہ امام
کے پیچھے ورنہ دائین بائین ٹھہرے مگر جبل الرحمت کے پاس بڑے بڑے سیاہ پتھرون کے
فرش پر ٹھہرنا بہتر ہی کہ وہ موقف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور وہان اب احاطہ
بطور مسجد کے بنا ہوا ہی مگر پہاڑ پر چڑھ کر وقوف کرنا اور اوسکو سب مواقف سے بہتر جاننا
کچھ اصل نہین رکھتا اور پیادہ کھڑا رہنا بیٹھنا لیٹنا بھی جائز ہی اور اس حالت مین
مسکین محتاج کے طرح ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ کمال
عاجزی سے شام تک پڑھتا رہے اور درمیان مین ہر ساعت کے بعد لبیک پکارتا رہے
اور اپنے گناہون کو یاد کرکے پھوٹ پھوٹ کر روئے اور توبہ واستغفار دل وزبان سے
کہے رونا نہ آئے تو بسوری لک اپنی سنگدلی پر روئے اور اپنے والدین اور استادون
اور ناتیوالون اور دوستون اور تمام مسلمانون کے لئے مغفرت چاہے اور قصور اور گناہون
سے اسدن نہایت پرہیز کرے بلکہ مباح سے بھی بچے محض دعا واستغفار وتوبہ وتسبیح وتلاوت

٤ [illegible] مقام افتخار [illegible] اسدن اوس شخص سے کہ وہ بہتر اور افضل ہی مجھسے ۱۲
٥ نمرہ نام مقام یا پہاڑ کا ہی جسپر میل حد حرم نصب ہوئی ہین ۱۲
٦ جمع کرنا نماز ظہر وعصر کا اس دن موقوف ہی اوپر جماعت ساتھ امام اکبر کے [illegible]

وغیرہ میں مشغول رہے کہ ایسا دن پھر کہاں ملے گا طبرانی اور بیہقی و ابن
ابی شیبہ حضرت علی و ابن عباس و جابر رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کرتے ہیں
کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں یہہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ وَاعْصِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی
وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا
اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا
بِالْھُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ
رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَمَرْتَنِیْ بِالدُّعَاءِ وَلَکَ الْاِجَابَۃُ
وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ وَعْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَیْرٍ فَحَبِّبْہُ اِلَیْنَا وَیَسِّرْہُ
لَنَا وَمَا کَرِھْتَ مِنْ شَرٍّ فَکَرِّھْہُ اِلَیْنَا وَجَنِّبْنَاہُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ
اِذْ ھَدَیْتَنَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ صَدْرِیْ نُوْرًا
وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ
وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشَتُّتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ
وَشَرِّ مَا تَھُبُّ الرِّیَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّھْرِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی
الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ
بِہٖ نَبِیُّکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِہٖ نَبِیُّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ

اللہ تجھکو ہی نماز میری اور عبادت میری
اور تجھی کو انتقال ہی زندگی اور موت
میری کا در تیرے ہی طرف ہی پھرنا میرا
ای اللہ پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے
مارسے اور دل کی بری خیال سے
اور پریشان امر سے ای اللہ راہ دکھلا
ہمکو ساتھ ہدایت کے اور آراستہ کر ہمکو
ساتھ پرہیزگاری کے اور بخش ہمکو آخرت
اور دنیا میں ای اللہ تحقیق میں مانگتا

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ
وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ. رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ
وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ
وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْاَلُكَ
مَسْاَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ
الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَ
نَحَلَ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ
بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَّكُنْ لِّيْ رَؤُفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ
الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اور مناسب ہے کہ دعائے خضر علیہ السلام کو بھی وظیفہ کرے اور وہ یہہ ہے

يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهٗ شَاْنٌ عَنْ شَاْنٍ وَلَا سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَلَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ
يَا مَنْ لَا يُغْلِطُهٗ كَثْرَةُ الْمَسَائِلِ بِالْحَاجَاتِ وَلَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ اللُّغَاتُ وَيَا مَنْ
لَا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ فِي الدُّعَاءِ وَلَا تُضْجِرُهٗ مَسْئَلَةُ السَّائِلِيْنَ اَذِقْنَا
بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ مَغْفِرَتِكَ وَلَذَّةَ مُنَاجَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ اور یہہ دعا

کہ امام غزالیؒ احیا میں لکھتے ہیں نہایت موثر ہے اِلٰهِيْ مَنْ مَّدَحَ اِلَيْكَ نَفْسَهٗ
فَاِنِّيْ لَائِمٌ لِنَفْسِيْ اَخْرَسَتِ الْمَعَاصِيْ لِسَانِيْ فَمَا لِيْ وَسِيْلَةٌ مِّنْ عَمَلٍ
وَلَا شَفِيْعٌ سِوَى الْاَمَلِ بعد ڈوبنے سورج کے لبیک اور دعائیں پڑھتا ہوا امام کے
ہمراہ اطمینان و وقار کے ساتھ مزدلفے کی طرف آئے اگر وسعت پائے تو

سے مزدلفہ ایک مقام ہے عرفات سے تین کوس مکے کیطرف وہان بھی پہر جاری ہے ... قریب ہونا حضرت آدم وہان حضرت حوا سے
قریب ہوئے اسلیئے اسکو مزدلفہ کہتے ...

جلد چلے کہ مسنون ہے ورنہ کسیکو تیز چلنے سے تکلیف نہ دے جب مزدلفے کے پاس پہنچے اگر ہوسکے
تو پیادہ ہولے اور غسل کرلے ورنہ وضو کرے اور مزدلفے کے پہاڑ کے پاس ہے جسکو مشعر الحرام
کہتے ہین مسجد کے قریب راہ سے داہنے طرف اوترے نہ عین راہ مین نہ مکروہ ہے وہان
جگہہ نپائے تو تمام مزدلفہ ٹھہرنیکا مقام ہی سوائے وادی محسر کے کہ وہانسے گذرتے ہوئے
بقدر پہینکنے ایک پتھر کے شتاب چلے سوار ہو تو سواری کو تیز کرے بشرطیکہ اور چلنے والونکو
ایذا نہ دے اور وہان سے گذرتے ہوئے یہہ دعا پڑھے[2] اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا
تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ اور پہلے اسباب اوتارنے سے اگر مطمئن ہو تو نماز
مغرب وعشا کی ایک اذان و ایک تکبیر کے ساتہ امام کے پیچھے عشا کے وقت ملاکر پڑھے مگر امام
شافعی و مالک کے نزدیک دو تکبیر کے ساتھ ادا کرے اور سنت مغرب و عشا کی اور وتر بعد
ان دونون کے ادا کرے اور مغرب کی نماز مین بھی نیت ادا کی کرے جماعت سنت موکدہ
ہی اگر اکیلے پڑھے تو بھی اسیطرح جمع کرے رات بھر وہان رہے اور مثل عرفات کے ذکر
خدا اور دعا و استغفار و استدعائے رضامندی اعدا مین مشغول رہے جب صبح صادق
ہو اندھیری مین فجر کی نماز امام کے پیچھے ورنہ اکیلے پڑھکر پہاڑ مشعر الحرام کے پاس
جسکو جبل قزح بھی کہتے ہین اور اوسپر اب مکان بھی بن گیا ہے جاکر قبلہ رو ہو کر لبیک و تسبیح
و تہلیل و تکبیر و تحمید و درود مین مشغول ہو اور ہاتہ اوٹھاکر قریب طلوع آفتاب تک دعا
مانگے اور یہہ دعا بہتر ہے[3] اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ
وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
پھر سات کنکریان باقلے یا چنے کے برابر مزدلفے سے اوٹھاکر منی مین آئے اور نالے کے
نشیب مین پانچ گز یا اوس سے کچھ زاید کے فرق سے جمرۃ العقبہ کے سامنے منی کو داہنے
جانب کعبے کو بائین طرف چھوڑکر سواری پر کھڑا ہو کر یا پیادہ اور داہنے ہاتھہ کے
انگوٹھے اور انگلی شہادت سے وہ کنکریان متفرق خوب تاک کر جمرۃ العقبہ پر مارے اور

ف[1] وہ مقام پانسو پینتالیس گز کا بعد رکھتا ہی ۱۲

ف[2] ای اللہ نہ قتل کر ہمکو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر ہمکو اپنے عذاب سے اور عافیت دے ہمکو پہلے اوس سے ۱۲

ف[3] ای اللہ بحق مشعر الحرام اور بحق کعبہ معظم کے اور بحق رکن یعنے کونے حجر اسود والے کے اور بحق مقام ابراہیم کے پہنچا روح محمد کو ہم سے درود اور سلام اور داخل کر ہمکو جنت مین ای صاحب بزرگی اور اکرام کے ۱۲

ہر کنکری مارنے مین یہہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَحِزْبِهٖ وَرِضًى
لِلرَّحْمٰنِ وَاطْفِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا اور کنکریان
پھینکنے کے وقت ہاتھ اسقدر بلند ہو کہ بغل نظر آنے لگے اور پھینکنے کا طریق یہہ ہی کہ کنکری
انگوٹھے کے ناخن پر رکھکر شہادت کی اونگلی سے پھینکے یا شہادت کی اونگلی کے اوپر کی
جوڑ پر اندر کے جانب رکھکر انگوٹھے کے ناخن سے پھینکے یا اون دونون کے پورمین
پکڑکر پھینک دے یہہ سب سے سہل ہی اگر جمرۃ العقبہ پر لگے یا اوسکے آس پاس تین گز تک
پڑے تو بہتر ورنہ اوسکے بدلے اور پھینکے اور پہلے کنکرے پھینکتے ہوئے لبیک کہنا موقوف کرے
خواہ یہہ شخص مفرد ہو یا قارن یا متمتع اور کنکریون کو جمرات پر سے اوٹھا کر نہ مارے اسواسطے
کہ رمی مقبول کے کنکریان فرشتے اوٹھا لیجاتے ہین جو باقی رہے وہ نامقبول ہی پس
رمی کرنا کنکری نامقبول سے نہین چاہئے لیکن جایز ہی کراہت کے ساتھ ہان اگر ہاتھ
سے کنکرے گر پڑے ہوا اور اوسکو اوٹھا کر مارے اوسمین کچھ قباحت نہین جب پھینکنے
سے فراغت پائے دعا مانگتا ہوا اپنے مقام پر آئے کہ وہان ٹھہرنے مین اورون کو
تکلیف ہوگی پھر آتے ہی قربانی کرے قربانی مفرد پر مستحب ہی اور قارن اور متمتع
پر واجب ان دونون کو اگر مقدور نہو تو تین روزے دسوین سے پہلے اور سات بعد
ایام تشریق کے رکھین اور ذبح کرنے سے پہلے یا بعد یہہ دعا پڑھے اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
تَقَبَّلْ مِنِّيْ هٰذَا النُّسُكَ وَاجْعَلْهَا قُرْبَانًا لِوَجْهِكَ وَعَظِّمْ اَجْرِيْ عَلَيْهَا
قربانی کے دنبے بکرے کے سر پائون کا سیاہ ہونا اور باقی بدن کا سفید ہونا بہتر
ہی اور مستحب ہی کہ قربانی کے دو ہاتھ ایک پائون باندھکر اوسکا منہہ بائین
ہاتھ سے پکڑکر داہنے ہاتھ سے روبقبلہ ہوکر ذبح کرے اوسکے بعد سر منڈائے یا

بال کترائے جسطرح عمرے مین گذرا اور منڈاتے وقت یا بعد اوسکے تکبیر بھی کہے اور دعا مانگے
جیسے عمرے مین مذکور ہوچکا اسوقت مین اوسکو سب چیزین جو احرام باندھنے کے بعد منع
تھین حلال ہوگئین مگر عورت سے بات چیت کرنا رغبت کی کہ وہ بعد طواف الزیارت
کے جایز ہوگا پھر اوسیدن مکے مین اگر طواف الزیارت اداکرے بغیر اضطباع و رمل کے
اگر پہلے رمل وسعی کرچکا ہو اور اگر پہلے سعی نکی ہو تو اوس طواف مین رمل کرے نہ اضطباع
پھر صفا مروے مین سعی کرے اور یہہ طواف گیارھوین بارھوین بھی جایز ہی پس بعد
طواف الزیارت یا بعد طواف وسعی کے منیٰ مین جاکر شب باش ہو گیارھوین کو امام مسجد خیف
مین بعد ظہر کے خطبہ پڑھتا ہی اور احکام باقی رہے بیان کرتا ہی خطبہ سننے کے بعد جمرۂ
اولی پر جو مسجد خیف کے پاس ہی بدستور سابق سات کنکریان مارے پھر تھوڑا سا بڑہ کر روبقبلہ
ہوکر حمد خدا و تسبیح و تہلیل بجالائے اور درود پڑھے اور ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگے جسقدر زمانے
مین سورۂ بقرہ پڑہ سکے یا تین پاؤ سپارہ یا بیس آیتین پھر جمرۃ الوسطے پر آکر بھی ویسا ہی کر
مگر بائین طرف نالے کے اوتر آئے اور نشیب مین ٹھہرے پھر جمرۃ العقبہ پر کنکریان مار
کر بدون توقف دعا مانگتا ہوا اپنے مقام پر آئے اور شب کو وہین رہے کہ مسنون ہی
اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہی پھر بارھوین تاریخ بھی بعد ظہر کے مثل گیارھوین
کے کنکریان مارے اور اگر اوسیدن چلا آوے تو بھی مضایقہ نہین حق تعالیٰ فرماتا ہی فَمَنْ
تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ پس جو شخص شتابی کرے دو دن مین پس نہین گناہ اوسپر
لہذا بہت لوگ اسی دن چلے آتے ہین اسیواسطے اسدن کو نَفَرِ اول کہتے ہین مگر بہتر یہہ
ہی کہ تیرھوین تاریخ بھی بعد ظہر کے کنکریان پھینک کر بکمال تواضع و عاجزی کے روانہ ہو
اکثر پرہیزگار ہمت والے ایسا ہی کرتے ہین اسدن کو نَفَرِ ثانی کہتے ہین اور مُحَصَّب[۱] مین
اگر ٹھہرے[۲] اور دعا مانگے کہ حضرتؐ نے وہان قیام کیا ہی پھر آفاقی حج کرنیوالیکو خواہ
مفرد ہو خواہ قارن یا متمتع طواف وداع یعنے طواف رخصت واجب ہی مگر عمرہ لانیوالے

۴ ؎ محصّب نام ایک جگہ کا ہی مکہ اور منیٰ کے درمیان کہ وہان سنگریزیان بہت ہین اور حصبا بمعنی سنگریزی کے ہی اسی سبب سے محصب کہتے ہین یعنی جہان سنگریزیان بہت ہون ۱۲
۵ ؎ ٹھہرنا عام ہی خواہ رات بھر اور یہہ بہتر ہی یا اوترکے یا سواری ہی پر ٹھہرے ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ

اور حیض والی عورت اور زچہ اور غیر آفاقی پر واجب نہین اس طواف کو بغیر اضطباع و رمل کے جیسا اگر زچکا گھر جانیکے وقت بجالائے اور پانی زمزم کا پینے کے بعد بطور تبرک کے اپنے سر منہہ باقی بدن پر ڈالے پھر ملتزم پر آکر چمٹے اور اپنے سینے اور داہنے گال کو دیوار کعبہ پر رکھے اور داہنے ہاتھہ کو دروازے کی چوکھٹ کیطرف بڑھاوے اور پردہ کعبے کا جیسا غلام اپنے مولا کا دامن پکڑ کر تقصیر بخشواتا ہی ہاتہ مین پکڑ کر روتا ہوا گناہ بخشوائے اور استغفار و دعا و کلمۂ توحید اور درود پڑھے پھر دروازے کے چوکھٹ کو بوسہ دے اور جو چاہے سو دعا مانگے اور استلام حجر اسود کا کرے اور کعبے کو حسرت سے دیکھتا ہوا اپنی جدائی پر روتا ہوا اولٹے پائوں پھرے اور باب الوداع سے باہر آئے مگر عورت حیض والی اور زچہ دروازے پر سے رخصت ہو طواف وداع اوسنے ساقط ہی اور رخصت ہونیکے وقت کچھہ مساکین پر خیرات کرے

## فصل نوین مین جنایات کا بیان ہی

جنایت سے مراد وہ گناہ ہی جسپر کفارہ لازم آئے مسئلہ محرم اگر عضو کامل یا تمام بدن کو ایک مجلس مین خوشبو لگائے یا کپڑے یا فرش کو تھوڑا یا بہت خوشبودار کرے یا ڈاڑھی یا سر کے بالون کو مہندی سے رنگین کرے یا گل خیرو سے دھوئے یا عین خوشبو کو قدر کثیر کھائے یا دو مرتبہ سے زاید سرمہ خوشبودار لگائے اوسپر دم یعنے قربانی لازم ہی اور اگر اوس سے کمتر ہو تو صدقہ دے مثل صدقہ فطر کے مسئلہ خوشبو کے استعمال کرنے مین قصد اور سہو اور خوشی اور جبر برابر ہی یعنے ہر حال مین جزا لازم ہی مرد ہو یا عورت مسئلہ اگر مہندی کو سر پر جمائے تو دو دم دینا چاہئے ایک خوشبو کے بدلے دوسری سر ڈھانکنے کے عوض مسئلہ اگر چند عضو کو کئی مجلس مین خوشبو لگائے ہر ایک کا کفارہ جدا دے مسئلہ اگر مشک یا کافور یا عنبر کپڑے کے کونے مین باندھے تو فطرے کے برابر صدقہ دے مگر عود کا کپڑے مین باندھنا یا حلواے مزعفر کھانا جایز ہی مسئلہ روغن زیتون یا تل کا تیل خوشبو مین داخل ہی اگرچہ فی نفسہ انمین خوشبو نہین لیکن یہہ اصل ہین اور خوشبوؤن کے پس اگر خوشبو کیطرح بدن یا

کپڑے مین اوسکو ملے تو جزا لازم ہی اور اگر کھائے یا بوائی وغیرہ مین لگائے تو کچھ مضایقہ نہین
مسئلہ پینے کی چیز مین اگر خوشبو ملکر غالب ہو تو دم اور مغلوب ہو تو صدقہ لازم آتا ہی اور
کھانے کی چیز مین اگر بغیر پکائے ہوئے خوشبو ملکر مغلوب ہو ئی تو کچھ لازم نہین آتا غالب ہو تو
صدقہ لازم ہی اور پکی مین بہر حال کچھ لازم نہین آتا مسئلہ اگر حجر اسود پر سے ہاتھہ منہہ مین
قدر کثیر خوشبو لگے تو قربانی دے کم لگی ہو تو صدقہ دے مسئلہ اگر احرام سے پہلے ایک عضو
پر خوشبو لگی تھی بعد احرام کے دوسرے عضو پر جا لگے تو کچھ مضائقہ نہین مسئلہ خوشبو لگانے
سے اگر کفارہ لازم آئے تو اوس خوشبو کو بدن یا کپڑے سے دور کرنا چاہیے ورنہ بعد ادا
کرنے کفارہ کے اور کفارہ لازم آئیگا جب تک خوشبو باقی رہے گی مسئلہ اگر سیا ہوا ایک
کپڑا یا کئی کپڑے سئے ہوئے ایک دن یا کئی دن برابر بطور عادت کے پہنے یا چند روز
دن کو پہنے رات کو اوتارے بغیر قصد ترک کرنیکے یا ایکدن مین بعض وقت کرتہ پہنے
اور بعض وقت ٹوپی اور موزے اور بعض وقت پائجامہ یا سر یا منہہ پورا یا چوتھائی سر
تمام دن یا تمام رات ڈھانکے اوسپر ایک قربانی لازم آتی ہی اور جو ایکدن یا ایک رات سے کم
ڈھانکے تو صدقہ دے مثل صدقہ فطر کے قصداً و سہواً و خوشی اور جبر اور جاننا اور نجاننا اس
مین برابر ہی مسئلہ اگر سردی یا مرض کی ضرورت سے محرم سر یا تمام بدنکو ڈھانکے یا سئے
ہوئے کپڑے پہنے جب تک وہ ضرورت باقی ہو ایک ہی قربانی لازم آتی ہی اگرچہ ایک قمیص
کی ضرورت کے وقت دو قمیص بھی پہنے یا ٹوپی پہننے کی ضرورت کے ساتھہ عمامہ بھی
باندھے اور اگر ایک عضو کے ڈھکنے کی ضرورت کیوقت دو عضو کو ڈھانکا جیسا سر ڈھانکنے
کی ضرورت تھی کرتہ بھی پہنا یا فقط ایکوقت ضرورت تھی بیضرورت دوسرے وقت بھی
سر ڈھانکا تو دوہرا کفارہ لازم آئیگا یعنے تمام رات یا دن مین دم کمتر مین صدقہ لیکن
عمرہ اگر تمام رات یا تمام دن سے کم مین اگرچہ پہر بھر مین بجالائے اور اول سے آخر تک سر
ڈھانکے رہے تو دم دے اور جو تھوڑی دیر ڈھانکے تو صدقہ دے مسئلہ اگر سر یا منہہ پر

بغیر مرض کے تمام دن یا تمام رات پٹی باندھے تو صدقہ لازم آتا ہے مثل فطرہ کے اور باقی
بدن پر باندھنے سے کچھ لازم نہین آتا مگر مکروہ ہے مسئلہ اگر چوتھائی سر یا داڑھیکے
بال یا اوس سے زائد منڈائے یا ساری گردن کے بال منڈائے یا دونون بغل یا ایک
بغل کے بال یا بال زیر ناف کے دور کئے یا پچھنی لگانیکی جگہہ کے بال مونڈے یا ساری ران
یا پنڈلی کے بال مونڈے یا کسی عضو کے بال ایک وقت مین مونڈے یا بارھوین تک سر نہ
منڈایا یا قارن متمتع نے بارھوین تک قربانی نکی یا ایک ہاتھہ یا دونون ہاتھہ یا ایک
پانون یا دونون پانون کے ناخن کترائے یا صفا مروہ مین سعی نکی یا طواف زیارت بغیر
ستر عورت کیا یا طواف کعبہ و طواف صفا مروہ بغیر عذر سوار ہوکر کیا یا عرفات سے
قبل مغرب کے امام سے پہلے پھر ایا مزدلفے مین توقف نکیا یا عورت کو شہوت سے بوسہ دیا
یا مساس کیا ان سب صورتون مین ایک قربانی لازم آتی ہے مسئلہ اگر کئی عضو کو کئی جگہہ
مین مونڈا ہر ایک کے بدلے قربانی دے مسئلہ اگر ایک مجلس مین چوتھائی سر منڈایا پھر دوسری
مجلس مین دوسرا چوتھائی اسیطرح سارا سر منڈایا ایک ہی قربانی لازم آئیگی جب تک پہلے بار کا
کفارہ ندیا ہو مسئلہ اگر قارن قربانی کرنے سے پہلے سر منڈائے او سپر دو قربانی لازم ہین ایک
جنایت کی دوسری قران والی مسئلہ محرم اگر محرم یا غیر محرم کا سر مونڈے یا ناخن یا موچھین
کترے مونڈنے والے اور کترنے والے پر صدقہ اور محرم منڈانے والے پر دم لازم ہے لیکن
بروقت حلال ہونے کے کچھہ مضایقہ نہین جیسے حج کرنیوالے کو بعد ذبح اور عمرہ لانیوالیکو
بعد سعی کے دونون پر کچھہ لازم نہین آتا مسئلہ اگر سر اور داڑھیکو چوتھائی سے کم مونڈائے
یا ایک بغل کے اکثر بال دور کئے یا کسی محرم یا حلال کا سر مونڈا یا ایک ہاتھہ یا ایک پانون
سے یا ہر ایک ہاتھہ پانون سے کچھہ ناخن کترے نصف صاع گیہون صدقہ دے مگر ناخنون
مین ہر ناخن کے بدلے نصف صاع دے لیکن اگر مجموع کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو کچھہ
کم کرے جتنی چاہے مسئلہ اگر سر یا ناک یا داڑھی سے کئی بال اوکھاڑے یا ہاتھہ پھیرنے

سے دور ہو گئے ہر انگ کے بدلے ایک لپ بھر گیہون دے مسئلہ اگر مونچھین دور کین فطرے
کے برابر صدقہ دے اور جو تھوڑے اون مین سے دور کئے ہون تو قیاس کرنا چاہئے اگر
چوتھائی ڈاڑھی سے آدھی ہو تو آدھی قیمت قربانی کی دے اور اگر چوتھائی ہو تو چوتھائی
قیمت اوسکی دے مسئلہ اگر طواف زیارت بے وضو کیا یا طواف وداع ترک کیا یا طواف وداع
اور طواف قدوم حالت جنابت مین کیا ایک بکری قربانی کرے مسئلہ اگر طواف زیارت حالت
جنابت مین کیا اونٹ یا گائی قربانی کرے مسئلہ اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف
نفل بیوضو کیا تو ایک صاع جو یا چھوارے یا آدھا صاع گیہون صدقہ دے ان سب صورتون
مین اگر اعادہ طہارت کے ساتھ کرلیگا تو وہ کفارہ ساقط ہو جائیگا مسئلہ اگر طواف
عمرہ کا بیوضو یا حالت جنابت مین کیا جب تک مکے مین ہوا عادہ کرے اور اگر گھر چلا گیا:
بیوضو کو بکری قربانی کرنا لازم ہے جنب کو بکری قربانی کرنا کفایت کرتا ہے مسئلہ اگر سعی کل
یا اکثر بغیر عذر ترک کی تو دم اور حج لازم آئیگا اور اگر ایک سے تین پھیرے تک ترک کئے تو ہر
پھیرے کے بدلے مثل صدقہ فطر کے لازم آتا ہے لیکن اگر مجموع کی قیمت قربانی کے برابر ہو
تو اختیار ہے چاہے دم دے چاہے صدقے مین سے کچھ کم کرے مسئلہ اگر رمل یا اضطباع
طواف مین نکیا یا دونون میلون کے بیچ مین جو صفا مروہ کے راہ مین ہین نہ دوڑا تو کچھ
کفارہ نہین آتا مسئلہ اگر عمرے مین پہلے سعی کی پھر طواف کیا تو جائز نہوا چاہئے بعد طواف
کے پھر سعی کرے مسئلہ اگر کنکریان مارنا تینون بار یا ایکبار ترک کیا یا دسوین تاریخ رمی جمرۃ
العقبہ کی ترک کی بکری قربانی کرے اور اگر ایکبار سے کم ترک کی ہو ہر کنکری کے بدلے آدھا
صاع گیہون صدقہ دے لیکن اگر مجموع کی قیمت مساوی ہو قیمت بکری کو تو کچھ کم کرے
مسئلہ اگر جنگلی جانور کا شکار کرے یا اوسکو بتا دے یا اوسکے طرف اشارہ کرے قصداً یا
بھولے سے یا کسی اور طرح تو دو مرد عادل سے اوسکی قیمت جو شکار کرنے کے زمانے مین
اوس مکان مین ہوتی ہو نہین تو قریب اوس مکان کے جتنے کو بکتا ہو ٹھہرا کر اوس قیمت سے

قربانی مول لیکر مکے مین ذبح کرے یا گیہون آدھا آدھا صاع یا جو چھوارے ایک ایک صاع ہر ایک مسکین کو دے یا بدلے ہر آدھے صاع گیہون کے یا ہر صاع جو چھوارے کے ایک روزہ رکھے اور جو آدھے یا پورے صاع سے کم ہو اختیار ہے خواہ اوتنا ہی خیرات کرے یا اوسکے بدلے روزہ رکھے ایسے ہی اگر قربانی کی قیمت سے بچے اختیار ہے چاہے خیرات کرے چاہے ہر صاع یا نصف صاع کے بدل روزہ رکھے اور جو قیمت دو قربانی کے برابر ہو تو اختیار ہے چاہے دونون کو ذبح کرے یا دونونکی قیمت خیرات کرے یا دونونکے بدلے روزہ رکھے یا ایک کو ذبح کرے دوسرے کی قیمت خیرات کرے یا ہر صاع یا نصف صاع کے بدلے روزہ رکھے مسئلہ اگر ایک یا دو یا تین جون مارے بدن یا کپڑے سے یا ایسا کام کرے جس سے جوئین مر جائین جیسے کپڑےکو دھوپ مین ڈالے یا دھوئے یا دوسرےکو مارنیکے لئے حوالہ کرے یا بالونمین زور سے کھجائے یہان تک کہ جون مرجائے تو ایک لپ بھر گیہون خیرات کرے اور اگر تین سے زائد ہون تو آدھا صاع صدقہ دے مسئلہ جو درخت زمین حرم مین ہرا بھرا ہو نہ کسی نے اوسکو بویا ہو نہ اوس قسم سے ہو جسکو بوتے ہین اگر اوسکو محرم یا غیر محرم قطع کرے اوسکی قیمت سے گیہون مول لیکر آدھا آدھا صاع مساکین کو دے یا قربانی لیکر حرم مین ذبح کرے مگر روزے رکھنا اسمین جایز نہین معہذا اصل درخت سے نفع لینا بھی روا نہین بلکہ اگر وہ درخت کسیکی زمین مملوک مین پیدا ہوا ہو تو ایک قیمت مالک زمین کو بھی دے لیکن خشک گھاس یا خشک درخت کے کاٹنے یا پتے جھاڑنے یا توڑنے سے جس سے کچھ درخت کا نقصان نہو یا گھاس اذخر یا کھنبی کاٹنے سے کچھ لازم نہین آتا مسئلہ جنایت کے کفارے مین جہان دم لازم آتا ہے اگر وہ جنایت عذر کے سبب سے ہو تو کفارہ دینے والے کو اختیار ہے چاہے قربانی کرے حرم مین چاہے صدقہ دے تین صاع گیہون چھ مسکین کو جہان چاہے مگر مساکین مکی کو دینا بہتر ہے چاہے تین روزے رکھے برابر یا متفرق جہان چاہے مسئلہ جنایت

[illegible] عذر بعض بغیر عذر کے قربانی ہی کرنا چاہیے بعض کتابون مین قربانی ہی پر اکتفا کیا ہے مگر بعض محققین نے کتاب اسرار وغیرہ سے تحقیق کیا ہے کہ قربانی کا مقدور نہو تو صدقہ مثل فطرے کے چھ مسکین کو دے یہ بھی نہو سکے تو تین روزے رکھے اور عذر کی حالت مین ان تینون مین سے جس کو چاہے اپنے لیے اختیار کرے

مین جہان دم دینا لازم آتا ہی قربانی بکری کی کفایت کرتی ہی مگر جس شخص نے عورت سے صحبت کی ہو بعد وقوف عرفات کے قبل حلق سے یا طواف زیارت کیا ہو ناپاک ہونے مین یا حیض و نفاس مین اوسکو اونٹ یا گاے ہی قربانی کرنا چاہیے مسئلہ جہان صدقہ دینا پڑتا ہی اوس سے مثل صدقہ فطر کے مراد ہی مگر ٹڈی اور جونکے مارنے مین اور کئی بال کے دور ہونے مین لپ بھر گیہون یا چھوارہ کافی ہی

## فصل دسوین مین مسائل مختلفہ کا بیان

ہی اگرچہ ضمناً بعض مسائل مذکور ہوچکے ہین مسئلہ فرض حج کے پانچ ہین اول احرام اور یہہ شرط ہی دوسرا وقوف یعنے ٹھہرنا عرفات پر عرفہ کے دن زوال سے دسوین کی صبح تک اگرچہ ایک لحظہ ہو کسی حالت مین تیسرا طواف الزیارت اور یہہ دونون رکن ہین لیکن وقوف اقوی ہی لہذا صحبت کرنے سے قبل وقوف کے حج فاسد ہوتا ہی اور قبل طواف کے فاسد نہین ہوتا چوتھا ترتیب ان تینون مین پانچوان ادا کرنا ہر فرض کا اوسکے وقت و مکان مین ان فرضون سے اگر کوئی ترک ہو تو حج ادا نہو گا امام شافعی کے نزدیک سعی بعد طواف کے اور سر منڈانا بھی فرض ہی مسئلہ واجبات حج کے بہت ہین ایک میقات پر حالت احرام مین گذرنا دوسری سعی کرنا صفا مروہ مین تیسری سعی بعد طواف کے کرنا چوتھی شروع سعی صفا سے کرنا پانچوین سعی پیادہ کرنا اگر عذر نہو چھٹی ٹھہرنا عرفات پر زوال سے غروب تک بلکہ کچھ رات تک ؛ ساتوین متابعت امام کی عرفات سے پھرنے مین یعنے اوس سے پہلے نچلے آٹھوین تاخیر کرنا نماز مغرب و عشا مین مزدلفے پہنچنے تک نوین ٹھہرنا مزدلفے مین رات کو اگرچہ ایک ساعت ہو دسوین رمی یعنے کنکریان مارنا گیارھوین رمی اول پہلے سر منڈانی یا کترانے سے کرنا بارھوین رمی ہر دن کی اوسی دن مین کرنا ایام نحر مین سے تیرھوین ترتیب رمی اول اور حلق اور طواف مین بعض کے نزدیک چودھوین ترتیب تینون رمی مین پندرھوین سر منڈانا یا سر کے بال کترانا سولھوین کرنا ان دونونکا ایام نحر مین سترھوین کرنا ان دونون کا حرم مین مگر امام ابو یوسف کے نزدیک یہہ مسنون ہی اٹھارھوین طواف الزیارت کرنا ایام نحر مین انیسوین طواف مین حطیم کو بھی داخل کر لینا

قصداً یا بغیر قصد کے خواہ جانتا ہو یا مدہوش ہو ۱۲ منہ

مگر تاخیر احرام کی میقات سے اور تاخیر طواف کی ایام نحر سے اگرچہ ناروا ہی اور اوس سے دم دینا پڑتا ہی لیکن حج کو باطل نہین کرتی ۱۲ رحمہ اللہ تعالے

بیسوین طواف داہنے طرف سے کرنا ۲۱ اکیسوین طواف باطہارت کرنا ۲۲ بائیسوین طواف مین ستر
عورت کرنا ۲۳ تیئیسوین طواف مین پاک ہونا کپڑے کا بقدر ستر عورت کے ۲۴ چوبیسوین طواف پیادہ کرنا
اگر عذر نہو ۲۵ پچیسوین دوگانہ بعد طواف کے یہہ سب واجبات عام ہین اور خاص جیسے ۲۶ چھبیسوین
طواف رخصت آفاقی کو ۲۷ ستائیسوین رمی کرنا قارن و متمتع کا پہلے ذبح سے ۲۸ اٹھائیسوین قربانی کرنا قارن
و متمتع پر ۲۹ انتیسوین قربانی کرنا قارن و متمتع پر پہلے سر منڈانے یا بال کترانے سے ۳۰ تیسوین قربانی کرنا قارن و متمتع پر ایام نحر مین
۳۱ اکتیسوین ترک کرنا ممنوعات احرام کا الغرض جس چیز کے بعذر ترک کرنے سے دم لازم
آئے وہ واجب ہی مگر اس کلیہ سے چند چیز مستثنی ہین جیسے ترک کرنا دوگانہ طواف کا تاخیر
نکرنا نماز مغرب مین عشا تک مسئلہ سوائے فرائض و واجبات کے جو چیز حج مین گذرے یا سنت
ہی یا مستحب لیکن سنت موکدہ اون مین بقول فقیہ ابو اللیث کے چار ہین اوّل طواف القدوم دوسری
رمل طواف کعبہ مین تیسری دوڑنا صفا مروہ مین چوتھی رات کو رہنا منی مین انکے ترک سے
گنہگار ہوتا ہی لیکن کفارہ لازم نہین آتا مسئلہ فرض عمرے مین احرام ہی اور طواف کعبے کا
مگر احرام شرط ہی اور طواف رکن اور واجب عمرے مین طواف صفا مروہ کا سر منڈانا یا کترانا
اور سنن اور مستحبات عمرے کے مثل حج کے ہین مسئلہ مفسد حج کا صحبت کرنا ہی قبل وقوف عرفات
کے اور مفسد عمرے کا صحبت کرنا ہی قبل طواف کے مسئلہ عورت کے واسطے نسبت مرد کی بعد
احرام باندھنے کے چند چیزین خاص ہین اوّل پہننا سئے ہوئے کپڑے کا جیسے جبہ کرتہ پاجامہ
واستانے وغیرہ مگر کپڑا خوشبو دار چیز مین رنگا ہوا مثل زعفران کسم وغیرہ کے پہننا جایز نہین ؛
دوسری پہننا موزون جرابونکا جس سے ہڈی کعب کی چھپی رہے تیسری ڈھکنا سر کا مگر منہہ
پر کپڑا نہ پہنچے اگر پردہ نشین ہو تو منہہ پر کھپانچون وغیرہ سے ڈھکنا بنا کر باندھے اوپر سے
کپڑا ڈال کر منہہ کو اغیار سے چھپائے چوتھی آہستہ کہنا لبیک کا پانچوین چھٹھی نکرنا اضطباع
و رمل کا طواف مین ساتوین آٹھوین استلام نکرنا حجر اسود اور رکن یمانی کا بر وقت
جمع ہونے مردون اجنبی کے نوین نہ پڑھنا دوگانہ طواف کا مقام ابراہیم کے پاس جس وقت

وہان مجمع ہو مردون کا دسوین نہ دوڑنا درمیان صفا مروہ کے گیارھوین نہ چڑھنا
صفامروہ پر جب مرد ہوکا وہان پر مجمع ہو بارھوین سر منڈانا احرام سے باہر آنیکے وقت
تیرھوین بال کترانی ایک اونگلی کے قدر نہ زائد برخلاف مرد کے اوسکو چوتھائی کترانا واجب
ہی چودھوین تعیین بال کترانیکے برخلاف مرد کے کہ اوسکو سر منڈانا بھی جایز ہی پندرھوین
تاخیر کرنا طواف زیارت مین بارھوین ذی الحج سے عذر حیض و نفاس سے برخلاف مرد کے کہ اوسپر
تاخیر سے دم لازم آتا ہی سولھوین ساقط ہونا طواف وداع کا بروقت روانہ ہونے ساتھ
والون کے عذر حیض و نفاس سے برخلاف مرد کے کہ اوسپر واجب ہی مسئلہ عورت حیض و نفاس والیکو
سب افعال حج و عمرے کے کرنا جایز ہین مگر طواف کعبے کا جایز نہین اسواسطے کہ طواف مسجد
مین ہوتا ہی اور ناپاک کو مسجد مین جانا منع ہی لیکن باوجود ممنوع ہونیکے اگر اوس حالت مین
طواف کرے گی تو فرض ادا ہو جائیگا لہذا اگر عورت کو پہلے طواف زیارت کرنے سے حیض
آئے اور ساتھ والے اوسکی ٹھہر نہین سکتی اس حالت مین اگر طواف کریگی حج اوسکا صحیح ہوگا[۱]
لیکن گنہگار ہوگی اونٹ یا گائی قربانی کرے اور توبہ کرے اور خنثی مشکل حکم عورت کا
رکھتا ہی مسئلہ عورت احرام باندھنے والیکو حریر سونا چاندی پہننا جایز ہی مسئلہ جو طواف
کہ بعد اوسکے صفا مروہ مین سعی کرتے ہین اوس مین بعد دوگانہ طواف کے پھر حجر اسود کا
استلام کرنا چاہئے گویا یہ اجازت چاہتا ہی طواف صفا اور مروہ کی اور جسکے بعد سعی نہین
ہی اوسمین استلام بعد دوگانہ کے نہین مسئلہ طواف سات قسم ہی ایک[۱] طواف قدوم اوسکو
طواف التحیۃ اور طواف اللقا بھی کہتے ہین کہ اول سب سے بمجرد داخل ہونے مکے کے بجالاتے ہین
لیکن اگر امام نماز فرض یا نماز جنازے کی پڑھتا ہو یا نماز فرض یا وتر یا سنت[۲] موکدہ اوس سے
ترک ہوتی ہو تو ان چیزونکو پہلے طواف سے ادا کرے اور وہ آفاقی مفرد اور قارن پر سنت
ہی نہ عمرہ کرنیوالے اور متمتع اور مکی پر مگر امام مالک کے نزدیک واجب ہی رمل اس طواف
مین نکرے اگر طواف صفا مروہ کا اوسکے بعد منظور نہو دوسرا[۲] طواف الزیارت کہ اوسکو

ف[۱] اگر عالم اوس عورت کو فتوی طواف کرنے کا دے وہان ... اگر یون کہے کہ جایز تو نہین لیکن اگر طواف کریگی تو حج اوسکے ذمہ سے اوتر جائیگا اور وہ گنہگار ہوگی تو مضائقہ نہین ۱۲ منہ

ف[۲] مثلاً وقت اتنا ہی کہ اگر طواف کریگا تو سنت صبح کی جاتی رہینگی فقط فرض فجر کی پڑہ سکتا ہی ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالے

طواف سات قسمی

طواف الرکن اور طواف الواجب اور طواف یوم النحر بھی کہتے ہین اور وہ فرض ہے حج مین اوسکا
وقت دسوین تاریخ کی فجر سے بارھوین کی آخر تک اگر اوس سے تاخیر کریگا تو دم لازم آئیگا
تیسرا طواف الوداع کہ اوسکو طواف الرخصت اور طواف الصدر[1] اور طواف الافاضہ اور
طواف آخر العہد بالبیت بھی کہتے ہین یہہ طواف واجب ہے آفاقی پر مفرد ہو یا قارن یا متمتع
پس عمرہ لانے والے اور مکی پر واجب نہین اول وقت اوسکا بعد طواف الزیارت کے ہے اور
آخر تمام عمر مگر رخصت ہونے کے وقت مکے سے بہتر ہے چوتھا طواف عمریکا اور وہ فرض ہے
عمرے مین پانچوان طواف نفل کہ مکی یا آفاقی بعد طواف قدوم یا طواف عمرے کے جب چاہے بجا لائے
چھٹا طواف تحیۃ المسجد کہ مستحب ہے داخل ہونیوالے کے لئے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہے
تحیۃ اس مسجد کا طواف ہے ساتوان طواف النذر اور وہ واجب ہے نذر ماننے والے پر
مسئلہ طواف نفل بہتر ہے نماز نفل سے آفاقیکے حق مین مگر مکی کے حق مین نماز نفل بہتر
ہے طواف سے مسئلہ اگر طواف کعبہ یا طواف صفا و مروہ کرنے مین تکبیر شروع ہوئی یا جنازہ
واسطے نماز کے پیش آیا طواف کو چھوڑ کر نماز پڑھے باقی طواف کو بعد ادا کرے مسئلہ دوگانہ ہر
طواف کا مذہب حنفی مین واجب ہے اور شافعی کے نزدیک سنت ہے بہتر یہہ ہے کہ بعد طواف
کے فوراً مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے اوسکے بعد بہتر مقام اوسکے واسطے اندر کعبے کا پھر
حطیم میزاب کے نیچے پھر حطیم سے جو جگہہ کعبے سے قریب ہو پھر گرد کعبے کے جو اوس سے قریب تر
ہو پھر باقی مطاف پھر مسجد الحرام پھر تمام حرم[2] مگر وقت طلوع اور غروب اور ٹھیک دوپہر مین،
اور بعد صبح کے طلوع تک اور بعد نماز عصر کے غروب تک اور وقت خطبے اور شروع تکبیر فرض
کے مکروہ ہے پس اگر طواف بعد صبح یا بعد نماز عصر کے کیا ہو دوگانہ اوسکا بعد طلوع کے
قبل اشراق اور بعد فرض مغرب قبل سنت کے ادا کرے اور یہہ دوگانہ اگرچہ واجب ہے لیکن واجب
بالغیر ہونیکے جہت سے کہ تابع طواف کا ہے کراہت وقت مین حکم نفل کا رکھتا ہے لہذا
اوسکے ترک سے دم نہین لازم آتا لیکن اگر بعد صبح یا بعد نماز عصر کے پڑھیگا کراہت کے

[1] صدر بضم صاد و سکون دال اور را سے بمعنی رجوع کرنے کے اور افاضہ بمعنی پہرنے کے ہے

[2] حرم سے باہر بھی جایز ہے بلکہ حاجی کے گھر مین بھی روا ہے لہذا کہتے ہین کہ اس نماز کی قضا نہین ہے کیونکہ کسی مکان اور زمان کے ساتھ خاص نہین مگر حرم سے باہر مکروہ ہے ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالے

ساتھ ادا ہو جائیگا پڑھنے مین معلوم ہو تو قطع کرنا واجب ہی اور پڑھنے کے بعد اعادہ بہتر ہی مگر طحاوی کے نزدیک بعد صبح اور بعد نماز عصر کے مکروہ نہین ہی مثل نماز جنازے کے اور امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہی مسئلہ طواف مین سلام کلام مسئلہ پوچھنا بتانا جایز ہی مگر بات چیت نکرنا اور جو کام عاجزی کے خلاف ہو اوسکا چھوڑنا مستحب ہی مسئلہ کئی طواف اکھٹے کرنا اور دوگانہ ہر ایک کا سب کے بعد پڑھنا مکروہ ہی مگر امام ابو یوسف کے نزدیک اکھٹا کرنا طوافون طاق کا جایز ہی مسئلہ عمرے اور تمتع مین طواف قدوم نہین ہوتا در عمرے مین اور مکی پر مطلقا طواف رخصت بھی نہین ہوتا

**بیان خطبہاے حج**

مسئلہ خطبے حج کے تین ہین ہر ایک بعد زوال کے ساتوین سے گیارھوین تک ایک ایک دن کے بعد ہر ایک مین احکام حج کے مناسب الحال بیان کرتے ہین پس ساتوین کو بعد ظہر کے امام کو چاہئے ایک خطبہ پڑھے اور اوسمین جلسہ نکرے دوسرا نوین کو عرفات پر مسجد نمرہ مین پہلے نماز ظہر سے مثل خطبۂ جمعہ کے دو خطبے پڑھے یعنے بیچ مین جلسہ کرے تیسرا گیارھوین کو منی مین بعد ظہر کے ایک خطبہ مثل ساتوین کے پڑھے مسئلہ نماز عید کی حاجیون پر واجب نہین ہی اسواسطے کہ دسوین تاریخ انکو منی مین کنکریان مارنا قربانی کرنا سر منڈانا پھر مکے مین پہنچکر طواف الزیارت اور طواف صفا مروہ کا کرنا پھر منی مین پلٹ جانا بہت کام پڑتے ہین تخفیف کے لئے نماز عید کی معاف ہوئی لیکن اگر دسوین جمعہ کو پڑی تو نماز جمعہ کی معاف نہین اسواسطے کہ اس تاریخ مین جمعہ کبھی اتفاقا پڑتا ہی پس اسمین اتنا حرج نہین برخلاف عید کے کہ ہمیشہ دسوین کو ہوتی ہی اور جمعہ منی مین جایز ہی اگر حاکم حجاز یا مکے کا یا نائب اوسکا وہان موجود ہو

**بیان اضحیہ**

مسئلہ حج کرنیوالے پر اضحیہ غنی ہونیکی جہت سے واجب نہین مگر بعض کے نزدیک مکی پر واجب ہی لیکن قارن اور متمتع پر قربانی واجب ہی مقدور نہو تو تین روزے دسوین تاریخ سے پہلے اور سات بعد ایام تشریق کے رکھے اور یہہ قربانی شکرانہ ہی لہذا اسمین سے آپ کھانا اور غنی اور محتاج کو کھلانا جایز ہی مگر جو قربانی بعوض جنایت کے ہو وہ صرف حق محتاج کا ہی نہ آپ کھائے نہ غنی کو دے نہ اپنے اصول و فروع کو یعنے ماں باپ

**ف بیان حج از طرف غیر**

دادی دادا بیٹا بیٹی اور انکی اولاد مگر بھائی بہن محتاج کو دینا جایز ہی اور بی بی خاوند کو ندے نہ خاوند بی بی کو نہ اپنے غلام لونڈیکو مگر ذمی کو دینا جایز ہی اور مفرد پر قربانی مستحب ہی مسئلہ قربانی افراد تمتع قران کی دسوین سے بارھوین تک حرم مین کرنا چاہئے اگر اس سے پہلے یا غیر حرم مین کریگا تو جائز نہین مگر قربانی روکی جانی اور نذر کی اور قربانی نفلی اگر دسوین سے پہلے پیچھے کرے تو جایز ہی مسئلہ مکی اور میقاتیکو قران تمتع جایز نہین اگر کرین تو ادا ہوجائیگا مگر دم لازم آئیگا مسئلہ بعد احرام باندھنے کے اگر بیماری یا خوف دشمن وغیرہ سے حج کو جانہین سکتا تو کسیکے ساتھ قربانی مکے کو بھیجے اور دن اور وقت ذبح کا معین کردے تا اوسکے بعد احرام اوتارے سر منڈانا یا کترانا سر کے بالون کا شرط نہین مگر بہتر ہی پھر اگلے سال قضا کرے اگر فقط عمرے کی نیت کی تھی تو فقط عمرہ قضا کرے اور اگر فقط حج کی نیت کی تھی تو حج اور عمرہ دونون بجالاوے اور اگر قران کی نیت کی ہو تو دو عمرے ایک حج کرے اور قارن روکا گیا تو دو قربانی بھیجے مسئلہ جو قدرت حج کی رکھتا تھا اور سب شرطین اوسمین موجود تھین پھر وہ معذور ہوا خواہ بہت بڑھاپے سے یا بیماری سے جیسے لولا لنگڑا اپاہج اندھا مفلوج یا دایم الحبس یا خائف حاکم سے اور اوسکے پاس مال ہی اوسپر واجب ہی کہ دوسریکو مال دیکر اپنے طرف سے حج کرائے کہ ادا ہوجائیگا۔ بشرطیکہ ہمیشہ معذور رہے اور اگر بعد حج کرانیکے عذر جاتا رہا اوسکو خود حج کرنا چاہئے تا آن اگر معذوریکی حالت مین اوسنے کسیطرح آپ حج کیا تو ادا واقع ہوا پس بعد دور ہونے عذر کے اوسپر حج کرنا لازم نہین مسئلہ جسپر حج واجب تھا وہ موا اور اوسنے وصیت کی تھی حج کرانیکی تو وارثون پر اوسکی حج کرانا تیسرے حصہ مال سے لازم ہی جہان سے اوسنے بیان کیا ہو ورنہ اوسکے وطن سے اگر تہائی مال کافی ہو ورنہ جہان سے کافی ہوسکے اور اگر نائب الحج رستے مین موا تو پھر تہائی مال کسی اور کو خرچ دیکر اوسکے وطن سے حج کرائے اگر کافی ہو ورنہ جہان تک وہ پہنچا تھا اوسکے آگے سے دوسریکو بھیجے اور اگر وصیت نکی تھی لیکن وارث اوسکے

طرف سے آپ حج کرے یا اوسکے مال سے حج کرائے تو جایز ہی **مسئلہ** حج نفل غیر کے
طرف سے جایز ہی اگرچہ وہ معذور نہو **مسئلہ** جسپر حج فرض ہوا اور وہ حج کرنیکے واسطے گیا
ابھی وقت حج کا نہین آیا تھا کہ اُسنے وفات پائی اگر بعد فرض ہونے حج کے فوراً روانہ ہوا تھا
یعنے جس سال مین فرض ہوا اوسی برس مین گیا تو حج اوسکے ذمہ پر نہین رہا والا اوسکی طرف
سے وارث پر حج کرانا اوسکے مال سے واجب ہی اگر اوسکی وصیت ہو جہان سے اوسنے
بیان کیا ہو ورنہ اوسکے گھر سے یہہ قول ہی امام ابو حنیفہ کا اور اسی پر فتوی ہی اور صاحبین وغ
کے نزدیک جہان وفات پائی ہو وہان سے نائب الحج مقرر کرے اور اگر وصیت نکی ہو تو
جایز ہی **مسئلہ** جسنے آپ حج نہین کیا اوسکو غیر کیطرف سے حج کرنا مذہب حنفی و مالکی مین :
جایز ہی مگر بہتر یہہ ہی کہ پہلے اپنا حج کرے پھر دوسرے کے طرف سے اور امام شافعی اور
احمد حنبل کے نزدیک جایز نہین **مسئلہ** غیر کے طرف سے حج کرنیوالے کے پاس جو کچھہ مصارف .
ضروریہ سے بچے پھیر دے اور اوسکا مال سوائے ضرورتون حج کے کسی اور چیز مین خرچ کرنا
جایز نہین مگر اوسکی اجازت سے **مسئلہ** مکے اور اوسکے اطراف مین دعا کے مقبول ہونے کے
بہت مقام ہین اول جب کعبہ پر نظر پڑے دوسرا حجر اسود کے پاس خصوصاً دوپہر کے وقت
تیسرا مطاف مین باب کے سامنے چوتھا ملتزم کے قریب خصوصاً آدھی راتکو پانچوان حطیم مین
چھٹا میزاب رحمت کے نیچے خصوصاً صبح کیوقت ساتوان رکن یمانی کے پاس خاصتہً صبح کو
آٹھوان مابین رکن یمانی اور باب مسدود کے کہ پشت کی جانب خانہ کعبہ کے سامنے :
اوس دروازہ کے تھا اوس مقام کو مستجار کہتے ہین نوان درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے
دسوان مقام ابراھیم کے پاس خصوصاً صبح کو گیارھوان زمزم پر خصوصاً غروب کے وقت
بارھوان خانہ کعبہ کے اندر چارون کونے مین اور ستونونکے درمیان خصوصاً زوال کے
وقت تیرھوان چودھوان صفا مروہ پر خصوصاً بعد عصر کے پندرھوان بین المیلین سولھوان :
سترھوان عرفات پر دو مقام ہین ایک بیری کے درخت کے نیچے زوال کے وقت دوسرا

بیری کا درخت عرفات مین تھا مگر اب اوسکا نشان باقی نہین ۱۲ مترجم

جبل رحمت کے بائین طرف سورج ڈوبتے اٹھارھوان مشعر الحرام سورج نکلنے سے پہلے اونیسوان بیسوان منیٰ مین دو مقام ہین ایک مسجد خیف کے پاس دوسرا جہان کنکریان مارتے ہین خصوصاً چودھوین کی آدھی راتکو سوائے اونکے اور مقامات بھی لوگون نے کہی ہین مگر مشہور مذکور ہوئے ملا علی قاری فرماتے ہین بہتر دعاؤن سے یہہ دعا ہی اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ نقل ہی کہ کسینے امام ابوحنیفہ رضہ سے پوچھا جب کعبے کو دیکھون تو کیا دعا مانگون فرمایا اپنی مستجاب الدعوات ہونیکی اسلئے کہ اگر یہہ دعا مقبول ہوئی گویا ساری دعائین مقبول ہوئین خاتمہ مین مذکور

## ہی زیارات اور مقامات متبرک کا جو مکے مین اور اوسکے

آس پاس ہین مستحب ہی زیارت خانہ کعبے کے اندر سے اسطرح پر کہ ننگے پاؤن سر جھکائے ہوئے کمال عاجزی سے پشیمان اپنے بُرے کامون پر توبہ و استغفار پڑھتا ہوا داخل ہو اور واسطے تماشے قندیلون وغیرہ کے جو اوپر لٹکتی ہین چھت کیطرف سر اوٹھا کر نہ دیکھے کہ خلاف آداب ہی اور سامنے باب کے چلا جائے جب تین ہاتھہ دیوار باقی رہے وہان نفل پڑھے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کا مصلی ہی پھر سامنے سیدھا بڑھکر اپنا رخسارہ دیوار پر رکھے اور حمد و استغفار کرے اور جو چاہے دعا مانگے پھر چارون کونون مین بھی جاکر ایسا ہی کرے اور درود پڑھے اور جو چاہے سو دعا مانگے اپنے اور والدین اور تمام مسلمانون کے لئے اور یہہ دعا بہتر ہی رَبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي جَنَّتَكَ كَمَا اَدْخَلْتَنِي بَيْتَكَ وَارْزُقْنِي رُؤْيَتَكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ اَللّٰهُمَّ يَا خَفِيَّ الْاَلْطَافِ اٰمِنَّا مِمَّا نَخَافُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

اور مستحب ہی زیارت دار خدیجہ کبریٰ کی جس مین حضرت فاطمہ پیدا ہوئین اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت تک اوسمین رہتے تھے اوس گھر مین حضرت فاطمہ کی ولادت کے مقام پر بالفعل ایک قبہ لکڑی کا بنا ہوا ہی اور آنحضرت کی وضو اور عبادت کا مقام بھی زیارت گاہ ہی اور مستحب ہی زیارت مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بالفعل وہ ایک مکان مکلف پہاڑ بو قبیس کے نیچے مشہور ہی ایسی ہی زیارت دار ابی بکر رضی اللہ عنہ کی کہ وہ معروف ہی ساتھہ دکان ابی بکر رضی اللہ عنہ کے کوچہ حجر مین کہ بالفعل وسکو زقاق صواغین کہتے ہین وہان دو پتھر دونون طرفکی دیوار مین منصوب ہین ایک حجر متکلم جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام اور کلام کیا تھا دوسرا حجر متکا جسپر آپکی کہنی کا نشان ہی اور مستحب ہی زیارت مولد علی رضی اللہ عنہ کی کہ وہ شعب بنی ہاشم مین مشہور ہی اور زیارت دار ارقم[1] کی کہ وہ مسجد ہی صفا کے پاس وسمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان[2] لائے تھے اوسکو دار خیزران بھی کہتے ہین اور زیارت غار حرا کی جسکو بالفعل جبل نور کہتے ہین مکے سے مشرق کے طرف تین کوس پر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل نبوت کے اوس غار مین عبادت کیا کرتے تھے وہان شق[3] صدر کا مقام بھی بنا ہوا ہی اور زیارت غار ثور کی کہ وہ مکے سے جنوب و مشرق کیطرف تین کوس سے بھی زائد ہی یہہ پہاڑ نہایت بلند دشوار گذار ہی چوٹی کے پاس اوسکے وہ غار ہی داخل ہونے کا مقام اوسمین ایسا تنگ ہی کہ ظاہر دیکھنے مین اوسکے اندر جانا ہرگز خیال مین نہین آتا فقط درمیان مین ایک بالشت چار انگشت کی بلندی رکھتا ہی اور دونون طرف سے کم ہوتا گیا ہی مگر حکمت سے داخل ہوتے ہین کہ پہلے دونون ہاتھہ اندر بڑھا کر باقی بدن سے گھسٹ جاتے ہین اور زیارت مسجد الرایہ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان نماز پڑھی ہی اور فتح مکے کے دن وہان نیزہ گاڑا ہی اور زیارت مسجد الجن کی جو قریب مسجد الرایہ کے ہی وہان جنون نے حضرت کے پاس حاضر ہو کر قرآن سنا ہی اور زیارت مسجد الشجرہ کی کہ مقابل مسجد الجن کے ہی اور زیارت مسجد الغنم کی کہ جسکے گرد و پیش بکریان بکتی

یہہ مسجد مکے کی بلندی پر جانب الجنۃ المعلا کے راہ مین ہی ۱۲

کوچہ زرگران ۱۲

[1] دار ارقم کو مختفی بھی کہتے ہین اس واسطے کہ حضرت ابتداے حال مین وہان چھپ کر رہتے تھے اور مومنین سابقین کے ساتھ نماز جماعت سے پڑھتے تھے پھر اوسکو خیزران مادر ہارون رشید کی مانے مول لیا تہا اس واسطے اوس مکان کو دار خیزران بھی کہتے ہین

[2] [illegible] اسلام لائے [illegible]

[3] [illegible]

تھین ظاہرا یہی مسجد الاجابہ ہی کہ وادی محصب کے پاس محلہ معابدہ مین وادی ذرزود مین واقع
ہی آور زیارت مسجد اجیاد کی جہان پادشاہ تبع کے گھوڑے بندھے تھے مگر اب جیاد مکے
مین ایک محلے کا نام ہی آور زیارت مسجد ابو قبیس کی جہان حضرت بلال نے اول اذان
دی ہی اور اوس پہاڑ پر شق القمر واقع ہوا ہی جو ٹکڑا پہاڑ کا چاند کے ٹکڑو نمین نمودار ہوا تھا
وہ بھی زیارت گاہ ہی آور زیارت مقبرہ معلا کی جہان حضرت خدیجہ اور حضرت کی والدہ
آمنہ اور بہت اصحاب اور تابعین مدفون ہین اگرچہ بالیقین کسیکی قبر کی جگہہ مکے مین معلوم
نہین مگر لوگون نے اپنے ظن و تخمین سے مقبرے و نشان بنا دئے ہین جنۃ المعلا کے دروازہ
پر مزار ملا علی قاری کا ہی اور راہ مین مزار سید رفاعی اور ابو البرکات نسفی صاحب کنز کا
بھی مشہور ہی اور زیارت مسجد ذی طوی کی تنعیم کی راہ مین اور مسجد جعرانہ کی طائف کی راہ مین کو کوس
مکے سے جہان پر حد حرم ہی آور زیارت مسجد عائشہ کی جو تنعیم مین ہی آور زیارت مسجد منحر النبی
کی منی مین جہان انا اعطینا نازل ہوئی آور زیارت مسجد الکبش کی منی مین جہان حضرت
ابراہیم نے قربانی کی لہذا اوسکو منحر ابراہیم بھی کہتے ہین آور زیارت مسجد الخیف کی منی مین
جہان ستر پیغمبرون نے نماز پڑھی ہی اور وہین مدفون ہین آور زیارت غار مرسلات کی
قریب مسجد خیف کے جہان سورت مرسلات نازل ہوئی تھی **مقصد دوسرا مین بیان**
ہی **زیارت مدینے کا** معلوم کرنا چاہئے کہ زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل
عبادات قریب واجب کے ہی بلکہ بعض کے نزدیک عین واجب ہی سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ جسنے حج کیا
خانہ کعبے کا اور زیارت نکی میری پس تحقیق ظلم کیا اوسنے مجھپر روایت کیا اس حدیث کو ابن
عدی نے آور دارقطنی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین مَنْ زَارَنِي
وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي جسنے زیارت کی میری واجب ہی اوسکے لئے شفاعت میری اور صحیح روایت
مین وارد ہی مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي جسنے حج کیا اور زیارت

کی قبر میری بعد وفات میرے گویا اوسنے زیارت کی میری زندگی مین ابن جوزی سے روایت ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا غُبَارُ الْمَدِیْنَةِ شِفَاءٌ مِّنَ الْجُذَامِ خاک مدینے کی شفا ہی واسطے جذام کے دوسری روایت مین لفظ برص کا بھی مذکور ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی غُبَارُهَا شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ خاک مدینہ شفا ہی ہر بیماری سے اور صحیح مسلم مین وارد ہی مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَاوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جو سہاری سختی اور شدت مدینے کو ہونگا مین اوسکے لئے گواہ یا فرمایا ہونگا شفیع قیامت کے دن اور حضرت انس سے روایت ہی مَنْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِيْ اَرْبَعِيْنَ صَلٰوةً لَا تَفُوْتُهٗ صَلٰوةٌ كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَالنِّفَاقِ جو میری مسجد مین چالیس نمازین پڑھے کہ ناغہ ہووین مین سے کوئی لکھا جاویگا اوسکے لئے بچاؤ دوزخسے اور عذاب اور نفاق سے پس حج کرنے والا اگر مدینے کی راہ گذرے جیسے شام کا رہنے والا بہتر یہہ ہی کہ وہ پہلے زیارت حضرت کی کرے پھر حج ادا کرے ورنہ اگر حج کرنا اوسپر فرض ہی اور حج کے مہینے شروع ہوئے تو بہتر یہہ ہی کہ پہلے حج پھر زیارت کرے اور اگر حج نفل ہی یا فرض ہی مگر ابھی حج کے مہینے شروع نہین ہوئے تو اختیار ہی چاہے پہلے حج ادا کرے چاہے پہلے زیارت اور جب قصد روضۂ مقدس کی زیارت کا کرے نیت مسجد نبوی کی بھی ساتھ شریک کرلے اور راہ مین فرائض و واجبات وسنن کو بخوبی بجالائے اور محرمات و مکروہات سے پرہیز کرے اور کمال پاکی اور طہارت کے ساتھ روانہ ہو اور جتنی مسجدین مکے سے مدینے تک راہ مین ملین اونمین نماز پڑھتا جائے اور زیارت کرے حضرت میمونہ کے قبر کی جو مقام سرف مین تنعیم اور وادی کے درمیان ہی اور وہان ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہی وہان دعا مانگے اور راہ مین جب نماز وغیرہ ضروریات سے فارغ ہو درود پڑھتا رہے جب درخت مدینے کے نظر پڑین کثرت سے درود پڑھے اور شوق مین اگر تیز چلے اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤن روتا ہوا عاجزی کرتا ہوا روانہ ہو جب حرم مدینہ دیکھے یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَايَةً

اے اللہ یہہ حرم نبی تیرے کا ہی پس کر اوسکو بچاؤ

بالفعل اون مین سے ایک مسجد جو حضرت میمونہ کی قبر کے پاس ہی حال مین بنی ہی دوسری بابِ عمرہ کے متصل دریا کے کنارے ہی پیچھے کعبہ کی طرف کو بڑی مسجد ہی تیسری مسجد خلیص کی کہ بالفعل قائم ہی اور نہر بھی اوسکی صحن سے باہر جاری ہی چوتھی مسجد بدر کی کہ پختہ و بہت بڑی ہی اور بدر مین ایک مسجد اور بھی بڑی ہی کہ اوسکے آگے نہر جاری ہی اوسکو مسجد شریف کہتے ہین۔۔ پانچوین مسجد الشجرہ ذوالحلیفہ مین کہ بالفعل وہان ایک دیوار قبلے کیطرف کی اتنی اونچی ہی اکثر لوگ وہان سے احرام باندھتے ہین ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالی

لِي مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور ہوسکے تو غسل کرے پہلے داخل ہونے
تیرے لیئے دوزخ سے اور امان عذاب سے اور برائی حساب سے
سے یا بعد او سکے اور اچھے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر کمال تواضع و وقار کے ساتھہ
مدینے مین داخل ہوا ور یہہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ
اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ
مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَائَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَ
اَنْقِذْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ پھر مسجد مین باب جبرئیل یا باب السلام سے داخل
ہو مگر اول بہتر ہی اور یہہ درود اور دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ اَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ
وَاَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ وَاَنْجَحِ مَنْ دَعَاكَ وَابْتَغٰى مَرْضَاتِكَ پھر درمیان
منبر اور قبر شریف کے اسطرح پر کہ ستون منبر کا داہنے کندھے کے برابر پڑے سامنے
محراب کے دوگانہ تحیۃ المسجد کا قل یا ایہا الکافرون اور قل اللہ کے ساتھہ پڑھے اور وہ مقام موقف
ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور داخل ہی روضۂ مبارک مین کہ جسکی شان
مین یہہ حدیث آئی ہی مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ
درمیان گھر اور منبر میرے کے ایک باغچہ ہی باغون جنت سے یعنے نزول رحمت کی راہ
سے یا حقیقت مین یہہ زمین جنت مین جائیگی یا جنت سے آئی ہی اگر وہان جگہہ نپاوے
تو روضے مین جہان جگہہ پاوے پڑھے پھر سجدۂ شکر ادا کرے کہ حق تعالے نے توفیق
وہان پہنچنیکی بخشی اور جو چاہے سو دعا مانگے اور استمداد حضرت سے ملحوظ رکھے پھر شباک
کے پاس آنحضرت کے سرہانیکی طرف جا کر کمال ادب و توجہ قلبی کے ساتھہ داہنے ہاتھہ
کو بائین پہ رکھکر کھڑا ہو جیسے نماز مین اور صورت منور کو خیال مین لائے کہ آنحضرت
لحد مین آرام کرتے ہین اور میرے حاضر ہونے اور زیارت کرنے کو جانتے ہین
اور سلام و کلام کو سنتے ہین اور نہایت لحاظ و آداب و حضور قلب سے کہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ
الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ حَتّٰى قُبِضَ
رُوْحُكَ حَمِيْدًا مَحْمُوْدًا فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ صَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا خَيْرَ الْجَزَاءِ وَصَلّٰى عَلَيْكَ اَفْضَلَ
الصَّلٰوةِ وَاَزْكَاهَا وَاَتَمَّ التَّحِيَّةِ وَاَنْمَاهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَبِيَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَقْرَبَ النَّبِيِّيْنَ
وَاسْقِنَا مِنْ كَاْسِهٖ وَارْزُقْنَا مِنْ شَفَاعَتِهٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَائِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ بِقَبْرِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَارْزُقْنَا الْعَوْدَ اِلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
اور سلام پہنچاۓ اس شخص کا جسنے اوس سے وصیت کی ہو پس کہے اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ
پھر سرھانے سے ہٹ کر مسجد جدید عثمانی کے طرف جاکر چہرہ مبارک کے
سامنے پشت بقبلہ کھڑا ہو اور درود و سلام پڑھے جتنے بار چاہے پھر ایک
ہاتھ داھنے طرف ہٹ کر سامنے روۓ شریف حضرت ابی بکر صدیق کے ہو
کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
فِي الْغَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَفِيْقَهٗ فِي الْاَسْفَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَهٗ فِي الْاَسْرَارِ جَزَاكَ اللّٰهُ
عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى اِمَامًا عَنْ اُمَّةِ نَبِيِّهٖ وَلَقَدْ خَلَفْتَهٗ بِاَصْدَقِ خَلَفٍ وَسَلَكْتَ
طَرِيْقَهٗ وَمِنْهَاجَهٗ خَيْرَ مَسْلَكٍ وَقَاتَلْتَ اَهْلَ الرِّدَّةِ وَالْبِدَعِ وَمَهَّدْتَ الْاِسْلَامَ وَوَصَلْتَ
الْاَرْحَامَ وَلَمْ تَزَلْ قَائِلًا لِلْحَقِّ نَاصِرًا لِاَهْلِهٖ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ اَمِتْنَا عَلٰى حُبِّهٖ وَلَا تُخَيِّبْ سَعْيَنَا فِيْ زِيَارَتِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
پھر ایک ہاتھ اور ہٹکر حضرت عمر فاروق رضؓ کے سامنے کھڑا ہو کر کہے اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَمَّلَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْبَعِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ فِيْهِ دَعْوَةَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

۲ حق والوں کے لیے یہاں تک کہ آپہنچا تجھ پر وعدۂ یقینی یعنے موت اور سلام ہو تجھ پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں ای اللہ مارئیو ہمکو
محبت پر صدیق کی اور نفع نہ دیجیو کوشش ہماری بیچ زیارت اوسکی کے ساتھ رحمت اپنی کے ای سب سے زیادہ رحم کرنیوالے ۱۲
سلام تجھ پر ای سردار مسلمانوں کے عمر فاروق سلام تجھ پر ای وہ شخص کہ پورا کیا اللہ نے ساتھ اسلام اوسکے کے چالیس مسلمانوں کو سلام
تجھ پر ای وہ شخص کہ قبول کیا اللہ نے اوسکے حق میں دعا خاتم النبیین کی سلام ہو تجھ پر ۱۲

يا من اظهر الله به الدين السلام عليك يا من اعز الله به الدين السلام عليك
يا من نطق بالصواب ووافق قوله محكم الكتاب السلام عليك يا من عاش حميدا
وخرج من الدنيا شهيدا جزاك الله عن نبيه وامته خير السلام سلام الله
وبركاته عليك پھر آدھے ہاتھ کے قدر اور بڑھ کر دونوں کے درمیان میں کہے
السلام عليكما يا ضجيعي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورفيقيه ووزيريه
ومشيريه والمعاونين له على القيام في الدين والقائمين بعده بمصالح المسلمين
جزاكما الله احسن جزاء جئنا كما نتوسل بكما الى رسول الله ليشفع لنا ويسأل
ربنا ان يتقبل سعينا ويحيينا على ملته ويميتنا عليها ويحشرنا في زمرته پھر اپنے اور
ماں باپ کے لئے اور جسنے درخواست کی ہو دعا کی اوسکے لئے دعا مانگے پھر منبر اور
قبر شریف کے درمیان حضرت کے سرہانے آکر جیسی پہلی زیارت پڑھی تھی آخر
میں بھی وہیں جاکر پڑھے اور اللہ کی ثنا وصفت بیان کرے اور درود پڑھے
اور اپنے اور سب کے واسطے دعا مانگے پس یوں کہے السلام عليك يا خاتم النبيين
السلام عليك يا شفيع المذنبين السلام عليك يا امام المتقين السلام عليك يا
رسول رب العالمين السلام عليك يا منة الله على المؤمنين السلام عليك
يا طه السلام عليك يا يس السلام عليك وعلى اهل بيتك وذريتك
الطيبين السلام عليك وعلى ازواجك الطاهرات امهات المؤمنين السلام
عليك وعلى اصحابك اجمعين وعلى التابعين الى يوم الدين اللهم اعطه
نهاية ما ينبغي ان يسأله السائلون وغاية ما ينبغي ان يأمله الآملون اللهم
انك قلت وانت اصدق القائلين ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك
فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما
يا حبيب الله يا شفيع الله يا نبي الله يا رسول الله قد اتيناك ظالمين لانفسنا مستغفرين

مِنْ ذُنُوْبِنَا فَاسْتَغْفِرْ اَنْتَ وَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ فِيْحِ يَا اللّٰهُ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يُّمَنَّ عَلَيْنَا

بِسَائِرِ مَطْلُوْبَاتِنَا وَيَحْشُرَنَا فِيْ زُمْرَةِ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ

رَسُوْلَكَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ صَاحِبَيْ رَسُوْلِكَ وَاُشْهِدُ الْمَلٰئِكَةَ النَّازِلِيْنَ عَلٰی

هٰذِهِ الرَّوْضَةِ الْكَرِيْمَةِ الْعَاكِفِيْنَ عَلَيْهَا وَالْقَائِمِيْنَ عَلٰی هٰذِهِ الْبُقْعَةِ

الْعَظِيْمَةِ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ

وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مَا جَآءَ مِنْ عِنْدِكَ اِلٰی رَسُوْلِكَ مِنْ اَمْرٍ وَّنَهْيٍ فَهُوَ حَقٌّ لَا كِذْبَ فِيْهِ

وَاِنِّيْ مُقِرٌّ لَّكَ بِجِنَايَتِيْ وَمُعْتَرِفٌ بِخَطِيْئَتِيْ وَمَعْصِيَتِيْ مِنَ الْكَبَائِرِ وَالصَّغَائِرِ فَاغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَهَا

وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِالَّذِيْ مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰی اَوْلِيَائِكَ بِتَوْفِيْقِ الطَّاعَةِ فَاِنَّكَ الْمَنَّانُ ذُوا الْفَضْلِ

وَالْاِحْسَانِ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ بِاَهْلِ الْاِيْمَانِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

پھر بعد اوسکے اسطوانہ ابولبابہ کے پاس جو قبر شریف و منبر کے درمیان مین ہی جاکر دوگانہ پڑھے اور توبہ کرے اور دعا مانگے پھر روضۂ شریف مین نماز پڑھے اور تسبیح و ثنا اور استغفار کرے پھر منبر پاس درود پڑھے اور دعا مانگے پھر مقام ستون حنانہ کے پاس جاکر بھی ایسا ہی کرے اور مستحب ہی کہ ہر روز بعد زیارت حضرت کے بقیع کی زیارت کرے کہ وہان ہزارہا صحابی مدفون ہین اگرچہ تعیین کسیکی بعینہٖ معلوم نہین مگر اوسمین چند قبے بنے ہوئے ہین ایک قبہ اہل بیت کا اوسمین حضرت عباس چچا حضرت کے اور امام حسن اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق اور حضرت فاطمہ صحیح روایت کے موافق رضی اللہ تعالی عنہم مدفون ہین اور قبہ حضرت عثمان بن عفان کا اور قبہ حضرت ابراہیم ابن خاتم النبیین کا اوسمین قبر ہی حضرت عثمان بن مظعون اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کی اور قبہ ازواج طاہرات کا سوائے حضرت خدیجہ اور میمونہ کی اور قبہ

بیان زیارت بقیع

بنات سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سوائے حضرت فاطمہ رضؓ کی اور قبہ عقیل بن ابی طالب حضرت
علی کے بھائی کا اور قبہ نافع کا جو مولی تھے عبداللہ بن عمرؓ کے اور قبہ امام مالک کا اور قبہ
حضرت حلیمہ سعدیہ کا اور قبہ فاطمہ بنت اسد حضرت علی کے والدہ کا اور قبہ حضرت ابوسعید خدریؓ کا
اور قبہ حضرت صفیہ کا جو پھوپھی تھین حضرت کی مگر یہہ تینون قبے احاطۂ دیوار سے باہر ہین
اور نماز پڑھے مسجد فاطمہ مین کہ بقیع مین ہی اور اوسکو بیت الحزن بھی کہتے ہین اور مستحب
ہی زیارت شہداء احد کی جمعرات کو اور وقت حاضر ہونیکے قبرون پر کہے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ
بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ
اور آیت الکرسی اور قل ہو اللہ احد پڑھے اور مستحب ہی زیارت حضرت اسمٰعیل
بن امام جعفر صادق کی جنکا بقیع سے مغرب کے طرف دیوار شہر کے اندر بڑا قبہ بنا ہوا
ہی اور زیارت مزار مالک بن سنان پیر قدار والد ابوسعید خدری کے جو مدینے کی دیوار
مغربی کے پاس قریب دروازے کے ہی اور زیارت قبہ نفس زکیہ حضرت مہدی پوتے حسن
مثنی کے جو ابوجعفر منصور کے وقت مین شہید ہوئے اونکا قبہ باہر مدینے سے جبل سلع
سے مشرق کے طرف ہی اور مستحب ہی زیارت اون مسجدون کی جنمین حضرت نے
نماز پڑھی ہی جیسے مسجد قبا کہ حضرت نے دو رکعت کو وہان برابر ایک عمرے
کے فرمایا ہی اور ہفتے کے دن وہان تشریف لیجاتے تھے وہان جاکر یہہ دعا پڑھے
یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ یَا مُفَرِّجَ کَرْبِ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاکْشِفْ
کَرْبِیْ وَحُزْنِیْ کَمَا کَشَفْتَ عَنْ رَسُوْلِکَ کَرْبَہٗ وَحُزْنَہٗ فِیْ ھٰذَا الْمَقَامِ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا کَثِیْرَ الْمَعْرُوْفِ
یَا دَائِمَ الْاِحْسَانِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور مسجد الجمعہ یہہ پہلا جمعہ
حضرت نے مدینے مین آکر وہین ادا کیا تھا وہ مسجد قبا سے مدینے کے طرف آنے مین
بائین طرف پڑتی ہی بنی سالم مین اوسکو مسجد الوادی اور مسجد العاتکہ بھی کہتے ہین اور مسجد
الفضیخ کہ اسکو مسجد الشمس بھی کہتے ہین اور وہ مسجد ایک احاطہ مربع ہی قبا سے مشرق کے

طرف کہ حضرت نے وہان چھہ دن نماز پڑھی ہی جب بنی نضیر پر چڑھائی کی تھی اور مسجد
بنی قریظہ کہ مسجد شمس سے مشرق کے طرف ہی اور مسجد مشربہ ام ابراھیم بن رسول
اللہ کہ مسجد بنی قریظہ سے اوتر کے طرف ہی اور مسجد بنی ظفر کہ بقیع سے مشرق کے طرف
ہی آنحضرت نے وہان نماز پڑھی ہی وہان ایک پتھر ہی اوسپر قاری کو بٹھا کر قرآن
پڑھوایا ہی اور وہان آپ کی کہنی کا نشان بھی کسی پتھر مین عیان ہی اور کسی پتھر مین
آپ کے خچر کی سم کا بھی نشان ہی لہذا اوسکو مسجد بغلہ بھی کہتے ہین اور عوام اوسکو سفرة
النبی نام رکھتے ہین اور مسجد الاجابہ کہ حضرت کی دو دعائین وہان مقبول ہوئین ہین ایک
امت کا قحط سے نمرنا دوسری غرق سے ہلاک نہونا وہ مسجد بقیع سے اوتر کے طرف
بلندی پر ہی اور مسجد الفتح جسکو مسجد الاحزاب اور مسجد اعلی بھی کہتے ہین اور مسجد سلمان
فارسی اور مسجد ابی بکر اور مسجد علی یہہ چارون مسجد جبل سلع سے مغرب کیطرف مقام
جنگ احزاب مین واقع ہین اور مسجد بنی حرام کہ سلع کی گھاٹی مین داہنے طرف پڑتی
ہی اگر مدینے سے مسجد الفتح کو جاوے اور مسجد القبلتین جسمین ایک محراب بیت المقدس کے
طرف ہی دوسری کعبے کے جانب وہ مسجد الفتح سے آدہ کوس پر مغرب کے طرف ہی اور مسجد
السقیا جو گرد و نواح مدینے مین مکے سے جانیوالے کو پہلے ملتی ہی بہت چھوٹی مسجد ہی سات
گز کا طول و عرض رکھتی ہی اور مسجد الرایہ کہ باہر مدینے کے شام کی راہ مین ذباب پہاڑی
پر واقع ہی جو مدینے سے شام کے طرف جاوے اوسکو داہنے طرف پڑتی ہی اور جبل سلع
سے مشرق کے طرف ہی اور مسجد صغیر احد کو جاتے ہوئے مزار حضرت حمزہ سے مشرق کیطرف
اوسکو مسجد الفسیح بھی کہتے ہین اسواسطے کہ آیت یا ایہا الذین آمنوا تفسحوا فی المجالس الخ وہان
نازل ہوئی ہی اور مسجد ابی ذر غفاری کہ امیر حمزہ کی درگاہ کو جاتے ہوئے راہ مین داہنے
طرف پڑتی ہی اور مسجد ابی بن کعب کہ بقیع مین ہی اور مسجد مصلی عید کہ باہر دروازہ کے
مغرب کے طرف ہی اور وہان مسجد ابو بکر و مسجد علی و مسجد عمر بھی مشہور ہین اور

نماز بھی ہر ایک مین ان مساجد سے پڑھے اور روزے رکھنا مدینے مین اور اعتکاف کرنا
مسجد نبوی مین خصوصًا شب بیداری کے ساتہ اور خیرات کرنا مدینے کے محتاجون کو
غنیمت جانے اور زیارت کرے سات‌ون کوئن کی جنمین حضرت نے آب دہن اور
غسالہ وضو کا ڈالا ہی اور پانی انکا پیئے اور وضو اور غسل اوس سے کرے اگر
حرج نہو ایک اون مین سے بیر اریس ہی کہ مسجد قبا سے مغرب کے جانب نہایت قریب
ہی اوسکو بیر خاتم بھی کہتے ہین دوسرا بیر غرس کہ مسجد قبا سے مشرق کے طرف مسجد شمس
کے آگے تہوڑی دور پر ایک باغ کے اندر ہی تیسرا بیر غرس کہ مسجد قبا سے مشرق کے طرف
نصف میل کے بعد پر ہی چوتھا بیر بُصہ کہ جنۃ البقیع سے آگے مدینے سے قبا کو جاتے
ہوئے بائین طرف ایک باغ کے اندر ہی پانچواں بیر حا کہ مسجد نبوی کے سامنے دیوار
شہر سے باہر باغ ابوطلحہ مین ہی چھٹا بیر بُضاعہ کہ شامی دروازہ کے باہر درگاہ حضرت
حمزہ کو جاتے ہوئے داہنے طرف بالفعل باغ جمل اللیل مین ہی ساتوان بیر رُومہ
کہ مدینے سے تین کوس پر اوتر کے طرف وادی عقیق مین مسجد قبلتین سے آگے ہی
پھر جب مدینے سے چلے دوگانہ رخصت کا مسجد نبوی مین پڑھے اور جو حضرت کے
مصلے پر پڑھ سکے تو نہایت بہتر ہی اور دعا مانگے زیارت کی مقبول ہونے اور
پھر حاضر ہونے کی اور جو چاہے دین و دنیا کی بھلائی سے اور روضۂ مقدس پر جاکر
بعد صلوۃ وسلام کے عرض کرے اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْ ھٰذَا اٰخِرَ الْعَھْدِ بِنَبِیِّکَ وَمَسْجِدِہٖ
وَحَرَمِہٖ وَیَسِّرْ لِیَ الْعَوْدَ اِلَیْہِ وَالْوُقُوْفَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَارْزُقْنِیَ الْعَفْوَ
وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرُدَّنَا اِلٰی اَھْلِنَا سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ اٰمِنِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور وقت رخصت کے مبالغہ کرے گریہ وزاری اور آنسو بہانے مین کہ یہہ علامت
مقبولیت کی ہی پس پھرے حسرت کرتا ہوا اپنی جدائی پر حضوری شریف سے سیدھا
یا اولٹے پانون اس مین اختلاف ہی اور خیرات کرے جو میسر ہو کہ یہہ باعث نجات

ہی ہر آفت سے اور موجب سلامت ہی ہر ملامت سے اور بہتر ہی کہ مدینے سے چھوارے
مثل عجوہ برنی ہلیۃ کی اور خاک شفا اور پانی ساتون کوؤن کا اور تبرکات مثل اوسکے
ساتھ لیجائے اور ایسے ہی مکے سے پانی زمزم کا اور سوائے اوسکے تبرکات ہمراہ لے
لیکن راہ مین اگر پانی زمزم کا بقدر وضو یا غسل کے اوسکے پاس ہوگا تو اوسکو تیمم جایز
نہین کہ پانی اوسکے پاس ہی مگر اس حیلے سے کہ اوس مین اوسقدر سے زائد گلاب یا کیوڑا
ملادے یا اوسکو اپنے ساتھی کو بخشدے پھر بر وقت پہنچنے کے اوس سے پھیر لے جب
اپنے شہر کے پاس پہنچے کہے آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ اور اپنے پہنچنے سے
پہلے خبر کرے اپنے گھر والون کو تا وہ استقبال کرین اور شہر مین جو مسجد پہلے ملے وہان
دوگانہ پڑھے اور گھر مین داخل ہو یہہ کہتا ہوا تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حُوْبًا
پھر گھر مین جاکر دوگانہ تحیۃ المنزل کا پڑھے اور ہمیشہ بقیۃ العمر خیر و صلاح مین پہلے سے
زائد تر مشغول رہے کہ یہہ علامت حج مبرور کی خداوندا تو اس عاجز کو اور اپنے ساتھ والونکو ان
باتونکی توفیق دے اور حج مبرور و زیارت مقبول بطفیل رسول نصیب کیجیو اور اس دارنا پایدار سے با ایمان اٹھائیو
اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۞

ف١ امان مین آنیوالے توبہ کرنے والے طرف رب اپنے کے شکر کرنے والے ۱۲
ف٢ توبہ توبہ ہی طرف رب ہمارے کے پھرنا طرف ویسا کہ نہ باقی رکھے اوپر ہمارے کوئی گناہ

## خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ نسخہ زاد السبیل الی دار الخلیل تصنیف انیف با عبارت لطیف خیرخواہ خلق اللہ مفتی
محمد سعد اللہ رحمہ اللہ بتصحیح خویدم الطلاب نور محمد بن عبد الصمد با مداد جناب عبد الملک نقل مطابق
اصل گرزید ، باهتمام بندۂ درگاہ کریم جناب قاضی ابراہیم ابن الحاج قاضی نور محمد دام اللہ برکاتہ و
ملا نور الدین بن جیوا خان سنہ ۱۲۹۰ ہجریہ مقدسہ معلی در مطبع حیدری واقع معمورہ ممبئی برائے افادۂ
عام حلیۂ طبع پوشید امید از ناظرین این کتاب آن داریم کہ مصنف و مہتمم و مصححین را از دعا خیر مسرور سازند
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۞

## فہرست رسالۂ زاد السبیل الی دار الخلیل


| | | |
|---|---|---|
| ۳ فرضیت حج | ۸ فضائل حج وعمرہ | ۱۱ طریقۂ سفر حج |
| ۱۵ معانی حج وعمرہ وقران وتمتع | ۱۶ وقت ومکان احرام | ۱۸ بیان احرام |
| ۲۱ ممنوعات احرام | ۲۲ مکروہات احرام | ۲۳ مباحات احرام |
| ۲۴ طریقۂ اداے عمرہ | ۳۱ طریقۂ اداے حج | ۳۹ جنایات احرام |
| ۴۴ فرائض وواجبات وسنن حج وعمرہ | ۴۵ افعال خاص برائے زنان | ۴۶ اقسام طواف |
| ۴۸ خطبہ ہاے حج | اضحیہ ؍؍ | ۴۹ حج از طرف غیر |
| ۵۰ مقامات مقبولیت دعا | ۵۱ زیارات مقامات متبرکہ مکہ معظمہ | ۵۳ زیارت مدینہ طیبہ |
| ۵۸ زیارت بقیع | ۵۹ مساجد مدینہ طیبہ | ۶۱ بیان آبار مدینہ طیبہ |
| طریقۂ رخصت از مدینہ طیبہ ؍؍ | تمت | |

یادداشت کتب طبع عجائب روزگار زمانہ کے یادگار مطبوعہ بمبئی موجودہ بدوکان مہتمم نسخہ ہذا...



| | | | |
|---|---|---|---|
| قرآن شریف مترجم اردو | قرآن شریف مترجم تحت اللفظ | قرآن مترجم مولانا عبدالقادر | پنج سورہ مترجم ہندی |
| کتب التفاسیر اردو مطبوعہ بمبئی | تفسیر رؤفی در دو جلد کامل مجلد | تفسیر سورہ یوسف منظوم مجلد | تفسیر مرادیہ پارہ عم مجلد |
| تفسیر نور منظوم جز عم مجلد | تفسیر فاتحۃ الحکیم یعنی سورۂ فاتحہ | کتب اوراد معہ ترجمہ اردو مطبوعہ بمبئی | دلائل الخیرات مترجم ہندی مجلد |
| درود مستغاث مترجم ہندی | شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل | ظفر جلیل شرح حصن حصین | علاج الاعظم در خواص نقوش و نام |
| کتب الفقہ اردو مذہب حنفی | رسالہ تجہیز و تکفین | شرع محمدی مجلد | فقہ احمدی مجلد |
| نام حق معہ ترجمہ منظوم ہندی | ترتیب الصلوۃ | مصباح الصلوۃ مجلد | مجموعۂ خطب مترجم ہندی |
| سراج الحیات مجلد | مصباح الحیات مجلد | مفتاح الجنۃ مجلد | مسائل اربعین ہندی |
| منیۃ المصلی اردو یعنی صلوۃ الرحمن | حضرات خمسہ خلاصہ پنج مسائل | خلاصۂ کیدانی عربی مترجم | حجۃ الاسلام فی مذہب فقرا |
| کشف الخلاصہ | مناسک حج | فرایض اعظمیہ و میراث فارسی | معدن الجواہر |
| تحفۃ الطرفین و ہدیۃ نقین | کرسی نامہ آنحضرت معہ مسائل احمد شاذولی | کتب الفقہ ہندی مذہب امام شافعی | تحفۃ الاخوان مجلد |
| ترتیب وضو نماز مجلد | ما لا بد فارسی | کفایت الاسلام فارسی | کتب اردو در نعت معہ قصاید |
| ہشت بہشت | خمسہ قدسی | دیوان لطف | مجموعہ مدحیات |
| قصاید نعتیہ معہ عشق مصطفے | اعجاز غوثیہ در بیان غوث الاعظم | تذکیر العارفین فی احوال سید الکاملین | محفل سترہوین |
| زین المجالس یعنی گیارہ مجالس | سراپا جناب امیر و توصیف حضرت علی | سخاوت نامہ حضرت علی و خاتون جنت | گلزار احمدی |
| سودائے آخرت معہ توشۂ عاقبت | دیوان اشرف الاشعار | مصباح المجالس یعنی بارہ مجالس | عروس المجالس یعنی بارہ مجالس شریف |
| مجموعۂ مولود | مجموعہ بست و یک سالہ یعنی معجزہ | معجزہ شق القمر و ہرنی وغیرہ | مجموعہ نجم الضیا |
| گلشن فردوس یعنی مجموعہ چہار مولود | مولود غلام امام شہید | توصیف النبی و دیوان قابل | نسب نامۂ آنحضرت |
| کیشتی نامۂ آنحضرت | مولود طاہریہ مظاہر الاعجاز | مجموعہ نور نامہ و ذات نامہ وغیرہ | جامع المعجزات یعنی کلام مبین |
| کتب شہادت اردو در بیان | شہادت امام حسین رض | روضۃ البکا یعنی دہ مجلس منظوم | روضۃ الشہدا یعنی دہ مجلس منظوم |
| گل مغفرت نثر یعنی دہ مجلس مجلد | زاد الآخرت نظم یعنی دہ مجلس مجلد | سر الشہادتین معہ ترجمہ ہندی | جنگ نامہ محمد حنیف نظم مجلد |
| سبیل معہ نوحہ ہا نود نوحہ مجروح | صبح کا ستارہ | ہزار مسائل | رسالہ بے نوا معہ لطیفہ |